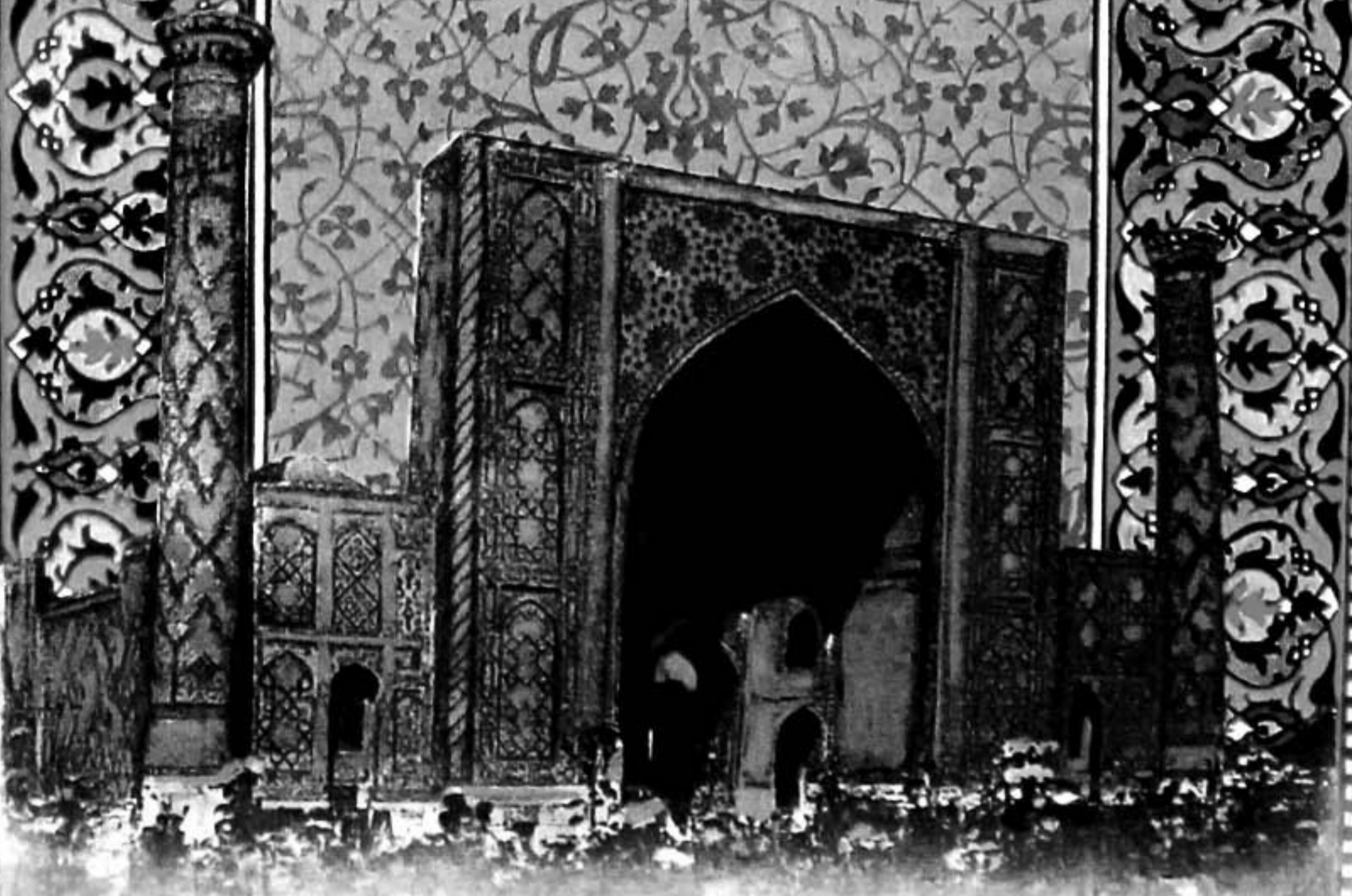


اورادِ فتح

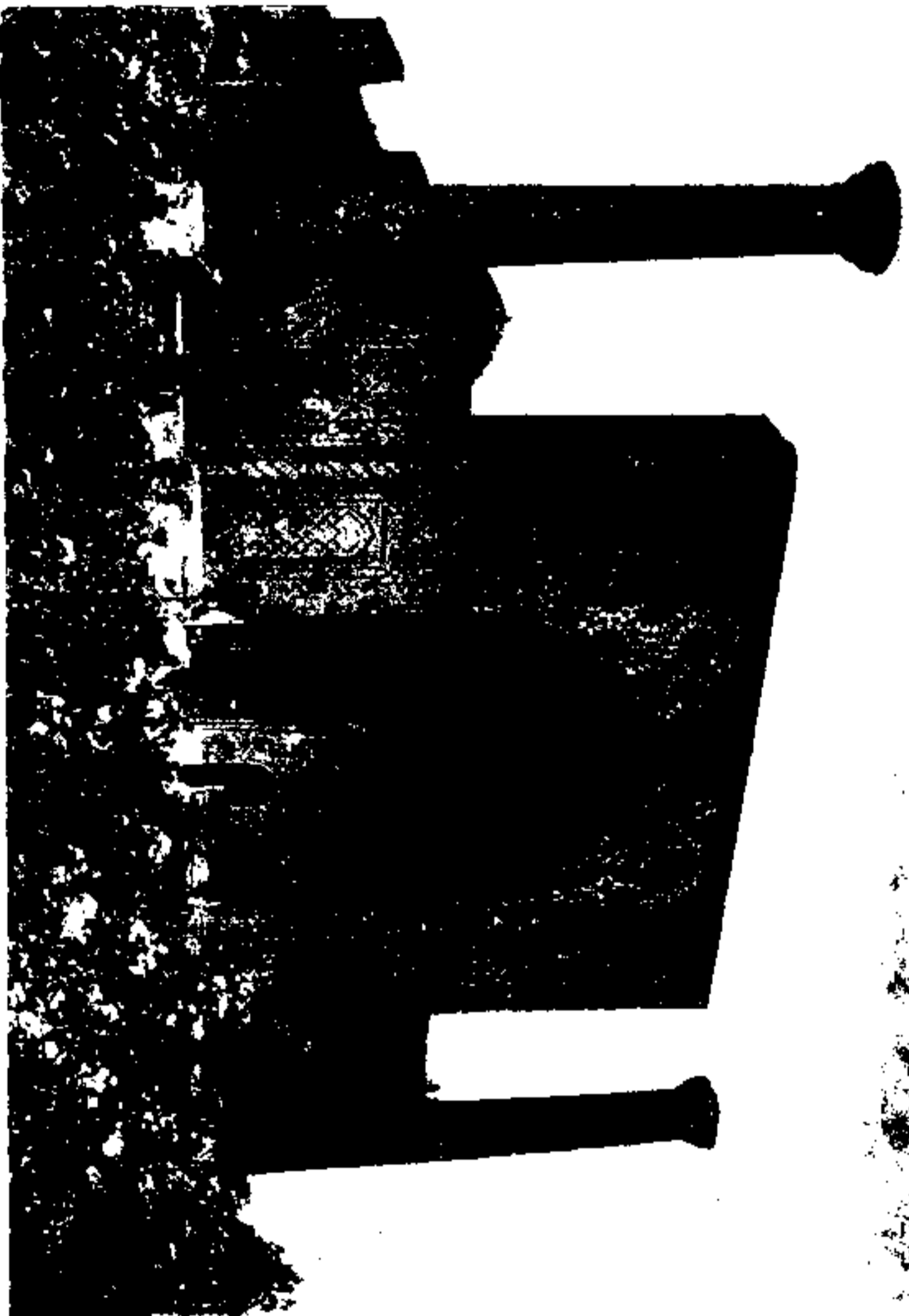


مُصَنَّف:

علی ثانی خواجہ سید علی ہمدانی قدس اللہ ترہ

تعارف و ترجمہ

نذیر نقشبندی



روضہ مقبرہ علی شانی حضرت خواجہ سید علی ہمدانی قدس اللہ سرہ — کولاب، تاجکستان

اس کتاب کی آمدنی کسی فردِ واحد کی جیب میں نہیں جاتی
 اور نہ ہی صاحبِ تعارف و ترجمہ کا اس آمدنی سے کوئی تعلق ہے۔
 الرضوان فاؤنڈیشن ٹرسٹ جھنگ صدر پاکستان ایک
 رفاہی ادارہ ہے۔ جو تعلیم صحت اور سماجی بہبود کے شعبوں میں
 سرگرم عمل ہے۔ ادارہ اس کتاب کی آمدنی تقسیم کنندگان سے
 نقدی کی صورت میں وصول نہیں کرتا بلکہ حصہ کا منافع اسی کتاب
 کی صورت میں وصول کرنے کے بعد اہل ذوق و محبت میں یہی
 کتاب مفت تقسیم کی جاتی ہے۔

ناشر:

الرضوان فاؤنڈیشن ٹرسٹ۔ سیدلائٹ ٹاؤن، جھنگ صدر پاکستان

تقسیم کنندگان:


الفیصل ناشران تاجران کتب، غزنی سٹریٹ، اردو بازار۔ لاہور


مطبع:

زاہد بشیر پرنٹرز۔ لاہور

کتاب کی قیمت: -/100 روپے

انتساب

عُشَّاقِ كِي 
اُنْ خُوشِ نَصِيْبِ پَلْکُوں
کے نام
جو اللہ کریم اور حضور نبی کریم ﷺ
کی محبت میں
ہمیشہ بھگی رہتی ہیں

اور 
عُشَّاقِ کِے
اُنْ دَرْدِ مَنَدِ دِلُوں
کے نام
جو دِل ٹوٹنے کے
کبھی مُتَمَنِّیٰ نہیں ہوتے
اور
جو دِل لٹانے کو
اپنی متاعِ حیات سمجھتے ہیں



فہرست مضامین

صفحہ	عنوانات	نمبر شمار
۸	عرضِ ناشر	۱
۹	حرفِ تمنا	۲
۱۱	تعارف	۲
۱۳	ابتدائیہ	۳
۱۵	ہمہ جہت شخصیت	۵
۱۵	خاندان	۶
۱۶	ولادت باسعادت اور سلسلہ نسب	۷
۱۶	تعلیم و تربیت	۸
۱۷	سیر و سیاحت	۹
۱۸	وطن واپسی اور شغلِ تصنیف و تالیف	۱۰
۱۸	ختلان میں آمد	۱۱
۱۹	بُخارا میں طلبی اور مکالمات	۱۲
۲۰	کشمیر میں آمد اور اللہ کریم کی حکمتیں	۱۳
۲۱	خانقاہِ معلیٰ	۱۴

صفحہ	عنوانات	نمبر شمار
۲۱	مسجد شاہ ہمدان	۱۵
۲۱	کشمیر میں قیام اور کام	۱۶
۲۲	علی ثانی کیوں کہلاتے۔	۱۷
۲۲	حُسنِ باطنی و حُسنِ ظاہری	۱۸
۲۳	آخری سفر	۱۹
۲۳	آخری وصیت نامہ	۲۰
۲۳	آخری الفاظ	۲۱
۲۳	آخری آرام گاہ	۲۲
۲۳	کولاب کہاں ہے؟	۲۳
۲۵	سندِ شجرہٴ طریقتِ مُعظمہ	۲۴
۲۶	اسمائے گرامی مشائخِ عظام	۲۵
۲۷	خلفائے کبار	۲۶
۳۰	شجرہ شریفِ نبوی	۲۷
۳۱	سلسلہٴ طریقتِ مُعظمہ	۲۸
۳۳	تصانیفِ رگراں مایہ	۲۹
۳۰	رنگِ تغزل	۳۰
۳۲	علامہ اقبال <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا نذرانہ عقیدت	۳۱
۳۴	کچھ اُورادِ فتحیہ کے بارے میں	۳۲
۳۴	قلمی نسخے	۳۳
۳۴	ذکرِ بالجہر	۳۴

صفحہ	عنوانات	نمبر شمار
۴۵	اورادِ فتحیہ اور دُعائے رِقاب کیا ہے؟	۳۵
۴۵	ترتیب	۳۶
۴۶	اقتباسات از انسِ تباہ فی سلاسلِ اولیاء اللہ	۳۷
۴۶	سندِ قبولیت	۳۸
۴۹	طریقِ ختمِ میر سید علی ہمدانی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	۳۹
۴۹	ضروری ہدایت	۴۰
۵۰	التماس عاجزانہ	۴۱
۵۱	اورادِ فتحیہ مع دُعائے رِقاب	۴۲
۵۲	التماسِ بجزورِ غفورِ الرحیم	۴۳
۱۱۰	ملنے کے پتے	۴۴
۱۱۱	یادداشتیں اور حوالے	۴۵



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرمضان فاؤنڈیشن ٹرسٹ

جھنگ صدر کا مشن

کہتے ہیں کہ جب نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو زندہ جلانے کے لیے ایک نہایت ہیبت ناک آگ کا آلاؤیشن کیا تو چشم فلک نے دیکھا کہ ایک ننھا سا اباذیل اپنی چونچ میں دو تین قطرے پانی کے لیے بڑے مضطرب کے عالم میں اس ہیبت ناک آگ کی طرف اڑا جا رہا ہے۔ کسی نے پوچھا میاں اتنی بے تابی کے ساتھ کہاں کا ارادہ ہے؟ بولا: ”نمرود کی آگ بجھانے جا رہا ہوں“ کہا: ”اے ناسمجھ پرندے کیا پانی کے یہ چند قطرے جو تمھاری چونچ میں ہیں، نمرود کی آگ سرد کر دیں گے؟“

ننھا اباذیل بولا: ”مجھے معلوم ہے کہ میری یہ کمزور سعی اس سلسلے میں کچھ بھی کام نہ دے گی۔ لیکن میں اتنا ضرور جانتا ہوں کہ جب نمرود کی آگ بجھانے والوں کی فہرست بنائی جائے گی تو اس میں میرا نام بھی ضرور شامل کیا جائے گا۔“

انسانی نفرتوں کے باطل آلاؤ کو بجھانے اور محبتوں کے جہان نو تعمیر کرنے کا
الرمضان فاؤنڈیشن ٹرسٹ نے عزم کیا ہے۔

الرمضان فاؤنڈیشن ٹرسٹ کی یہ حقیر سعی روایتی ننھے اباذیل کی سعی سے کچھ بھی زیادہ نہیں۔ لیکن جذبہ وہی ہے جو ننھے اباذیل کے دل بے تاب میں تھا۔

یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنی توفیق کے مطابق باطل آلاؤ کو سرد کرنے

کا جذبہ۔

حرفِ تمنا

چند سال پہلے کا ذکر ہے موسم سرما کی دُھند میں لیٹی اُداس شام تھی۔ دفتر سے تھکا ماندہ گھر بٹ رہا تھا۔ رستے میں دینی کتب کی دُکان پڑتی تھی۔ موٹر کار کارز اُدھر پھیر دیا۔ دُکان کے اندر چلا گیا۔ طاقتوں میں سچی کتب پر طائرانہ نظر ڈالی۔ پھر الماری کے ایک کونے میں رکھی ایک چھوٹی سی کتاب اُورادِ فتحیہ پر نظر پڑی۔ یوں محسوس ہوا کہ مجھے اپنی طرف بلا رہی ہے۔ تھوڑا سا تجسس ابھرا۔ اسے خرید اُور گھر آکر اس کا مطالعہ شروع کیا۔ چند روز کے مطالعہ کے بعد اُورادِ فتحیہ دل میں اُترتے گئے۔

حضرت میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ سے غائبانہ محبت کی شمع دل میں فروزاں سے فروزاں تر ہوتی گئی اور پھر اُس محبت کا تقاضا تو یہی تھا کہ اُورادِ فتحیہ کی روشنی دُور دُور تک پھیلانی جائے اور اُس روشنی میں اللہ کریم اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خزاں نا آشنا بہار آفریں اور نشلی محبت کا راستہ تلاش کیا جائے۔

مُناسب سمجھا کہ حضرت میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالاتِ زندگی لکھ دئے جائیں تاکہ اُن کی حیاتِ مقدسہ کا ایک دل نشین خاکہ قارئین کے ذہنوں میں اُتر جائے اور اُورادِ فتحیہ روزانہ پڑھنے کی لگن دل میں مزید سما جائے۔ مختصر حالاتِ زندگی پڑھنے کے بعد آپ یقیناً محسوس کریں گے کہ حضرت میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ ایک ہمہ جہت شخصیت تھے وہ بیک وقت سلسلہ معظّمہ نقشبندیہ و سلسلہ مکرّمہ قادریہ کے جلیل القدر سالکِ طریقت، بائعِ نظرِ قائد، موثرِ مبلغِ اسلام، مُقتدرِ مفکرِ اسلام، مُتندِ مفسرِ و معتبرِ محدث، ہکمتہ سنج قانون دان و نکتہ رسِ فقیہہ، بے مثال سوشل ریفارمر، مخلصِ مشیرِ سلاطین و امراء، ماہرِ معاشیات و عمرانیات، صاحبِ طرزِ مُصنّفِ ادیب اور

جذبات و احساسات کو نغمہ و مستی کے سانچے میں ڈھالنے والے منفرد شاعر تھے اور اس چھوٹے سے رسالے میں ایسی جمیع کمالات شخصیت اور نابغہ روزگار مستی کے محاسن کا بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کی پُرسحر شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر تحقیقی کام کیا جائے۔

اس ناکارہ کو عالم و فاضل ہونے کا ہرگز دعویٰ نہیں ہے۔ مختلف کتب سے بے دریغ خوشہ چینی کی ہے بس کوشش کی ہے کہ اچھی تزیین و آرائش کے ساتھ آپ کے ہاتھوں میں یہ کتاب پہنچے تاکہ کتاب کا حسن ظاہری اور ادنیٰ فتحیہ کے حسن باطنی میں اترنے کے لیے زینے کا کام دے۔ اس کوشش کے پس منظر میں بندۂ عاجز کا اپنا لالچ مضمیر ہے اور ادنیٰ فتحیہ کی روشنی دور دور تک پھیلے گی اور قارئین کے دلوں کو منور کرے گی تو انشاء اللہ یہ میری نجات کے اندھیرے رستے کو اجاڑے کی روشن لکیر میں بدل دے گی۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ
 اور نہیں میرا راہ پانا مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے، اسی پر میں نے
 بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

(پارہ ۱۲، سورۃ ہود، آیت ۸۸)

گدلتے بے نوا
 نذیر نقشبندی

الرمضان
 ۲۰۔ بی نیو مسلم ٹاؤن
 لاہور ۱۶، پاکستان
 یکم رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ
 ۳۱۔ دسمبر ۱۹۹۷ء

تعارف

علی ثانی حضرت خواجہ سید علی ہمدانی قدس سرہ

سید السادات ، سالارِ عجم
دستِ او معمارِ تقدیرِ اُمم

تا غزالی درس "الله ہو" گرفت
ذکر و فکر از دودِ مانِ او گرفت

خِطّہ را آن شاہِ دریا آستین
داد علم و صنعت و تہذیب و دین

آن رسید آن مردِ ایرانِ صغیر
با ہنر ہاتے عجیب و دل پذیر

مُرشدِ معنی ننگاہاں بُوَدہ ای
مَحرمِ اسرارِ شاہاں بُوَدہ ای

_____ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ

مختصر حالاتِ زندگی

حضرت خواجہ عسکری ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

✽ ابتداً یہ : — تاریخ گواہ ہے کہ اسلام کی صحیح تعلیمات کو لوگوں تک پہنچانے میں صوفیائے کرام نے بڑا اہم اور قابل ذکر کردار ادا کیا ہے۔ اسلام کی روح توحید ہے اور ان فرزندِ ان توحید نے ہر جگہ پیغامِ توحید و رسالت کا حق ایسی ایسی سرفروشیوں اور جاں نثاریوں سے ادا کیا ہے کہ جن سے ہماری اسلامی تاریخ کے بابِ روشن اور درخشاں ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو علم و عمل اور زہد و عشق کے صالح پیکر تھے۔ یہ ظاہری و باطنی اسرار و رموز کے مردِ میدان تھے۔ استغناء اور توکل ایسا کہ شاہی اساتیس اور دنیاوی نعمتیں ان کی ٹھوکروں کی زد میں تھیں اور زمانے کی رفعتیں ان کی نگاہوں میں ہیچ تھیں۔ تزکیہ نفس اور مجاہدہ باطن کے ان غازیوں نے اپنے اندر کے جہان کو فتح کر کے باہر کی دنیا کو بھی مسخر کر لیا تھا۔ وہ اپنے عقیدت مندوں اور روشن ضمیروں کے دلوں میں یوں آباد تھے (اور آباد ہیں) کہ بادشاہانِ عالم ان سے خوف کھاتے تھے لیکن یہ خود خدا سے خوف کھاتے تھے اور اسی میں ان کی عظمت و بزرگی اور بلندی کا راز تھا۔ یہ حکمرانوں سے بے نیاز رہے اور حکمران ان کے نیاز مند رہے۔

انہوں نے رشد و ہدایت اور تبلیغ و اشاعت کے رتے درس و تدریس کے سلسلے کو پروان چڑھایا، آگے بڑھایا اور اپنی زندگیاں اس عظیم مقصد کے رتے وقف کر

دیں۔ یہی وجہ ہے کہ شاہوں کی تعمیر کردہ سربلک عمارتیں آج میٹ چکی ہیں مگر ان اولیائے کرام اور صوفیائے عظام کی یادوں کے چراغ آج بھی روشن ہیں۔ یہ وہ باوقار ہستیاں ہیں جنہوں نے دونوں جہانوں کی دولت سمیٹ کر اپنی جھولیوں میں بھر لی ہے وہ اس عالم میں بھی محبوب و معروف ہیں اور اگلے جہان کی جاویداں مُستریں بھی ان کا مُقدّر ہیں۔

چنانچہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ شہاب الدین شہروردی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ابواسحاق شامی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت علامہ فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ، امام ربانی مجدد مَنور الفانی حضرت شیخ احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اسمائے گرامی درس و تدریس کے حوالے سے صرف مثال کے طور پر پیش کئے جاسکتے ہیں۔

ہندوستان میں اسلام کے ابتدائی دور پر نظر ڈالی جلتے تو صاف پتہ چلتا ہے کہ یہی نفوس قدسیہ رُشد و ہدایت اور تبلیغ و اشاعت کی غرض سے کفرستانِ ہند میں تشریف لاتے اور ملک کے گوشے گوشے میں اپنے خلفاء کو پھیلا کر شجر اسلام کی آبیاری کی۔ حضرت سید ابوالحسن علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ ۳۳۶ھ میں غزنی سے تشریف لاتے اور لاہور کو اپنا مُستقر بنایا۔ آپ کے ایک سو تیس سال بعد حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لاتے اور اجمیر کی سنگلاخ زمین کو اپنا مُستقر بنا کر تمام ہندوستان میں اپنے خلفاء کو پھیلا دیا۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے تیس سال بعد اور اِو فتیحہ کے مُرتب

علی ثانی خواجہ سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ وارد ہند ہوئے اور کشمیر کی برف پوش گل پوش چناروں اور رواں پانیوں کی جنتِ نشان وادی میں سری نگر کو اپنا مستقر بنا کر اپنے سات سو رفقاء و خلفاء کے ذریعے کشمیر، لداخ، بلتستان (تبت خورد) سکر دو، گلگت، صوبہ سرحد، افغانستان اور افغانستان سے پرے ازبکستان اور تاجکستان کے دور دراز علاقوں تک توحیدِ اسلام کی لطیف خوشبو پھیلا دی۔ ان کی یہ دعوتِ حق اس لحاظ سے نہایت اقبیازی حیثیت رکھتی ہے کہ وہ یہاں تنہا تشریف نہیں لاتے بلکہ اپنے ہمراہ داعیانِ حق کی ایک بہت بڑی تعداد ساتھ لے کر آتے۔ جنہوں نے ان کی قیادت میں زندگی کے ایک ایک شعبہ میں مکمل اسلامی انقلاب کے لئے کام کیا اور فیض کے چشمے جاری کئے۔

✽ ہمہ جہت شخصیت : حضرت میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ ایک تمام جہت شخصیت تھے وہ بیک وقت سلسلہ معظمہ نقشبندیہ و سلسلہ مکرمہ قادریہ کے جلیل القدر سائیک طریقت، بالغ نظر قائد، بے مثال سوشل ریفارمر، موثر مبلغِ اسلام، مقتدر مفکرِ اسلام، مستند مفسر و محدث، نکتہ سنج قانون دان و فقیہ، مخلص مشیر سلاطین و امراء، ماہر معاشیات، ماہر عمریات، صاحب نظر مصنف و ادیب اور جذبات و احساسات کو نغمہ وستی کے سانچے میں ڈھالنے والے منفرد شاعر تھے۔

✽ خاندان : حضرت میر سید علی ہمدانی کے والد مکرم کا اسم گرامی سید شہاب الدین ہے۔ یہ خانوادہ تقریباً دو سو سال سے ہمدان میں مقیم اور اس خطہ بے نظیر کا حکمران تھا۔ سلاطین سلجوقی اس خاندان کی بڑی قدر و منزلت کرتے تھے۔ حضرت سید شہاب الدین امور سلطنت میں مصروف ہونے کے باوجود خاصانِ بارگاہِ الہی میں سے تھے۔ ہمدان ایک تاریخی شہر ہے۔ یہاں دنیائے اسلام کی عظیم شخصیتیں آسودہ خاک ہیں جن میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی حضرت ابو جہانہ رضی اللہ عنہ، حضرت

ہادی بن حضرت زین العابدین بن حضرت حسین رضی اللہ عنہما ، بابائے طب شیخ
الرمیس ابن سینا اور حضرت باباطاہر کے نام سرفہرست ہیں۔ یہ شہر ایران کے
دار الخلافہ تہران سے دو سو میل کے فاصلہ پر مغرب میں واقع ہے۔

❁ **ولادت باسعادت اور سلسلہ نسب :** اسی عظیم تاریخی شہر میں
بروز پیر بوقت فجر ۱۲ رجب المرجب ۱۲ھ (۱۲ اکتوبر ۱۳۱۴ء) کو عالم اسلام
کے عظیم محسن سید علی ہمدانی کی ولادت باسعادت ہوئی۔ آپ کا سلسلہ نسب پاک
اٹھارویں پشت میں شہید کربلا حضرت حسین رضی اللہ عنہ نواسہ و جگر گوشہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے جو شاہ ولایات حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لاڈلے
فرزند بلند اقبال ہیں اور والدہ مکرمہ فاطمہ کی طرف سے سلسلہ نسب پاک حضرت
امام حسن رضی اللہ عنہ کی سترہویں پشت میں جا ملتا ہے۔ اس لحاظ سے آپ حسین بھی ہیں۔
اور حسنی بھی۔ آپ کے والد ماجد سید شہاب الدین امارت و حکومت ہونے
کے باوجود فقر و غنی کی دنیا کے انسان تھے اور انھوں نے اپنا موروثی مال و اسباب
وقف فی سبیل اللہ کر دیا تھا۔

❁ **تعلیم و تربیت :** ابتدا میں حضرت سید علی ہمدانی نے اپنے مائوں حضرت
سید علاؤ الدین کے زیر سایہ تربیت پائی۔ سب سے پہلے آپ نے قرآن مجید
فرقان حمید آداب تجوید و قرأت کے ساتھ حفظ فرمایا اس کے بعد حدیث، فقہ اور دیگر
علوم اسلامی میں دسترس حاصل کی۔ پھر تزکیہ نفس کے لئے حضرت تقی الدین
دوسی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جناب دوسی رحمۃ اللہ علیہ نے انھیں روحانی
کمال کی اعلیٰ منازل طے کرائیں۔ ان کی وفات کے بعد حضرت علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے
حضرت شرف الدین محمود مزدقانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف رجوع کیا اور علوم ظاہری و
باطنی کی اس پاکیزہ مجلس میں چھ سال گزارے۔

✽ **سیر و سیاحت :** پھر مُرشد کی طرف سے سیر و سیاحت کا حکم ملا کیونکہ سیر و سیاحت بھی تو تکمیلِ تربیت کا ایک اہم حصہ ٹھہرا۔ چنانچہ مُرشد کی ہدایت پر مزید علومِ ظاہری و باطنی کی تکمیل کے لئے تمام بلادِ اسلامیہ میں سفر کی کٹھن منزلیں طے کر کے علماء کرام اور صوفیائے عظام سے فیوض و برکات حاصل کئے۔ سیر و سیاحت کا مفہوم وہ نہیں ہے جسے آج کل کے تن آساں انسان دُنیاوی گھومنا پھرنا سمجھتے ہیں۔ چشمِ تصور سے دیکھیں کہ موجودہ سائنسی دور کی سہولتوں کے بغیر ماضی میں سفر کرنا کتنا مشکل کام تھا۔ نہ سڑکیں نہ پل، جنگلی جانوروں اور زہرنوں کے ہاتھوں راستے پُر خطر، سواری کے لئے خچر، گھوڑے اور اونٹ، دریائی سفر کے لئے غیر محفوظ کشتیاں اور غربت ساتھ ہو تو تمام سفر پیدل، سرما اور گرما کی موسمی تکالیف الگ اور طبی سہولتیں نہ ہونے کے برابر۔ ریکٹانوں، کوہساروں اور جنگلوں کے بیچوں بیچ ایسے سفر بھلا کسی آزمائش سے ہم ہوں گے۔

گلاب ہر چمن میں کھلتا ہے اور ہر صُبح کھلتا ہے لیکن ہر شخص اس ورقِ معرفتِ کر و کار کو کہاں پڑھتا ہے۔ آفتاب ہر روز سرِ شام دامنِ مغرب میں ڈبکی لگا کر غائب ہو جاتا ہے لیکن حضرت ابراہیم خلیل اللہ ﷺ کی طرح اپنی لَآ اُحِبُّ الْاَفْلَاقَ کا نعرہ توحید کون لگاتا ہے؟ بالکل اسی طرح سفر و سیاحت سے ہر شخص کیسا استفادہ نہیں کر سکتا۔ تجارت کی غرض سے سفر و سیاحت کرنے والے کو مال و زر ملتا ہے اور جہانِ شریعت و طریقت کے متوالوں کو انہی راستوں پر اسرارِ الہی کے مخفی لعل و گہر کے خزانے ملتے ہیں۔

سیر و سیاحت دراصل رضا کی وادی کا سفر ہے اور رضا کی وادی میں چلتے چلتے پاؤں میں کانٹا بھی چُجھے تو گلاب کی پتیوں پر چلنے کا احساس ہوتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سیاحت کے دوران آپ نے چودہ سو اولیاء اللہ سے استفادہ معنوی و روحانی

کیا۔ اس دوران ایسا بھی ہوا کہ ایک ہی مجلس میں آپ نے کئی کئی اولیاء اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ راہِ حق میں رضا کی وادی کا یہ سفر تقریباً اکیس سال جاری رہا۔ جس میں ایشائے کوچک، مشرقِ وسطیٰ، روم (موجودہ ترکی) افغانستان، ہندوستان اور سری لنکا شامل ہیں۔ جب آپ ملکِ روم پہنچے تو وہاں کے معاشرے سے کٹ کر کسی مسجد میں گوشہ نشین نہیں ہوئے بلکہ ایک بالغ نظر قائد اور سوشل ریفارمر کی حیثیت سے حالات کا بغور جائزہ لے کر آپ نے اُس لڑائی کو دور کر دیا جو وہاں پر عیسائیوں اور مسلمانوں میں ہو رہی تھی۔ عیسائیوں پر آپ کی سیرت و کردار کا ایسا اچھا اثر ہوا کہ اُن کی ایک بہت بڑی تعداد نے اسلام قبول کر لیا۔

سیر و سیاحت کا یہ سفر ۷۴۳ھ سے ۷۵۳ھ تک جاری رہا۔ ۷۵۳ھ میں حضور اقدس ﷺ کی حدیث مبارک حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْإِيْمَانِ (حُبُّ وَطَنِ اِيْمَانِ سے ہے) کے مصداقِ مطابق وطن ہمدان لوٹے۔

✽ **وطن واپسی اور شغلِ تصنیف و تالیف:** اہل وطن کے اصرار پر شادی کی اور طالبان و عارفان کی تعلیم و تربیت میں ہمہ تن مصروف ہو گئے۔ یوں اُن کی راتیں اللہ تعالیٰ کے حضور بندگی میں گزر جاتیں اور دن اللہ کریم کے بندوں کی خدمت اور تصنیف و تالیف کے لیے وقف تھے۔ ان تصانیف کا ذکر آگے آ رہا ہے۔

✽ **ختلان میں آمد (موجودہ تاجکستان):** نہ جانے کیا بات ہے کہ ہوس پرست اور جاہ طلب امراء کے دلوں میں خلوت نشین اور بوریہ نشین ہمیشہ کاٹھا بن کر چبھتے رہے ہیں۔ امیرِ تمیور بھی اکثر آپ کے درپے آزار رہتا تھا۔ اس کی کئی ایک وجوہ بیان کی گئی ہیں۔ اول تو یہ کہ آپ کے والد ماجد چونکہ ہمدان کے حکمران تھے۔ اور از خود دنیاوی سلطنت سے دستبردار ہو کر معنوی سلطنت کی طرف متوجہ ہو گئے تھے اس لیے حضرت سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے بادشاہ کے دل میں ناحق

کا سنا چھتا رہتا تھا کہ کہیں وہ خویش و اقارب اور معتقدین کی کثیر جماعت کے ساتھ اپنی موروثی سلطنت کا دعویٰ نہ کر دیں۔ دوم وہ چاہتا تھا کہ ایران میں وہ اُس کا ساتھ دیں لیکن اہل سادات اُس کی غیر اسلامی حرکتوں کی وجہ سے اُس کی حکمت عملیوں کی حمایت پر آمادہ نہ تھے۔

ان حالات میں آپ نے ہمدان سے نکل کر ختلان (موجودہ تاجکستان) کا رخ کیا۔ وہاں خانقاہ کے لیے زمین خریدی اور رُشد و ہدایت اور درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ یہاں پر دیگر اکابر و اشراف کے علاوہ امیر تیمور کے وزیر آرام شاہ کا بیٹا خواجہ اسحق بھی آپ کے عقیدت مندوں میں شامل ہو گیا۔ مُفسدین اور خوشامد پسند درباریوں نے امیر تیمور کو بہکایا کہ ایسی مقبولیت سلطنت کے حصول کا پیش خیمہ ہے۔

✽ بخارا میں طلبی اور مکالمات : چنانچہ نا عاقبت اندیش مشیروں کے کہنے پر امیر تیمور نے آپ کو بخارا کے دربار میں طلب کیا اور کہا کہ ”کیا یہ سچ ہے کہ تم حصول اقتدار کی خاطر اُمراء سے دربار سے ساز باز کرتے ہو اور لوگوں کو ورغلاسنے کی خاطر میری باتوں کا بنگڑ بناتے ہو۔ میں تم سب کو ملیا میٹ کر دوں گا۔“ اس مردِ حق نے بادشاہ کو بڑا ٹوک دیا اور فرمایا ”ایک ہوس پرست اور جاہ طلب سفاک سے توقع بھی یہی ہے مگر تمھارا اندیشہ غلط ہے۔ ایک دفعہ خلوت نشینی کے دوران عروجِ حاصل ہوا تو مجھے تمام دُنیا پیش کی گئی لیکن میں نے اُسے قبول نہیں کیا۔ ایک رات دورانِ سفر میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک لنگڑا بچھ ایک حرام مُردہ کو کھینچ کر لے جا رہا ہے۔ میرے سلتے یہ بادشاہت مُردہ ہے۔ (تیمور ایک پاؤں سے لنگڑا تھا) اور یہ سچ ہے کہ یہ دُنیا مُردار ہے اور میں اس کا طلب گار نہیں۔ ہم اپنا منہ آخرت کی طرف موڑ چکے ہیں اور دُنیا کے طالب نہیں۔“ امیر تیمور انتہائی طیش کے عالم میں بولا آپ اپنے خاندان کے سب افراد کو لے کر میری قلمرو سے جلد نکل جائیں۔

اب اس تمام عرصے میں شب و روز کے مجاہدوں سے آپ ایک جامع شخصیت بن گئے اور تحصیل علم، تربیت روحانی اور سیر عالم نے آپ کی سیرت میں علم و بصیرت، استقامت و عزیمت، صبر و شکر اور فقر و غنی کا ایک حسین امتزاج پیدا کر دیا اور آپ کی شخصیت ہر پہلو سے جامع صفات بن گئی تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس بابرکت ہستی کو جس عظیم مشن کے لئے تیار کیا تھا اب اُس کے لئے روانگی کا وقت پہنچا۔ امیر تیمور کا جلا وطنی کا حکم سن کر حضرت سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ اسی وقت ایک مسجد میں تشریف لے گئے اور فرمایا ”یہ خدا کا گھر ہے۔ میں بادشاہ کے ملک سے باہر آ گیا ہوں“ اُس کے ساتھ ہی آپ نے سامان سفر درست کرنے کا حکم دیا اور رفقاء علماء اور اہل سادات سے سات سو ہمراہی لے کر ظہر کے وقت ۱۳۷۳ء میں انھوں نے کشمیر کا رخ کیا۔

✽ کشمیر میں آمد۔ اللہ کریم کی حکمتیں :- تاریخ فرشتہ میں لکھا ہے کہ جب حضرت سری نگر کے قریب پہنچے تو سلطان شہاب الدین والئی کشمیر نے آپ کا استقبال کیا اور بڑے اعزاز و اکرام کے ساتھ آپ کو شہر میں لایا۔ آپ نے محلہ علاؤ الدین پورہ میں رخت سفر کھول کر قیام فرمایا۔ اُس وقت سلطان شہاب الدین والئی دہلی فیروز تغلق کے ساتھ جنگ میں اُلجھنے کا ارادہ رکھتے ہوئے تھا۔ حضرت نے ان دو مسلمان بادشاہوں میں مصالحت کروادی اور یوں اس جنگ کی آگ سرد پڑ گئی۔ مخلوق خدا کثیر تعداد میں مشرف بہ اسلام اور منور بہ نور ایمان ہوئی۔ ایک مؤرخ کے قول کے مطابق صرف وادی کشمیر میں آپ کے دستِ حق پرست پر سینتیس ہزار ہندو مشرف بہ اسلام ہوئے۔ چنانچہ آپ کے ساتھ امیر تیمور کا تشدد موجب بیداری بخت جہان بن گیا۔ خصوصاً کشمیر، لداخ، بلتستان، سکر دو اور گلگت اس وجہ سے آپ کے رہن منت ہیں۔ محل الدین محمد کامل بدخشی (متوفی ۱۱۳۱ھ) کا یہ

شعر اسی حقیقت کا آئینہ دار ہے۔

گرنہ تیمور شور و شر کر دے

کے امیر ایں طرف سفر کر دے

✽ خانقاہ مُعلیٰ : جس جگہ سری نگر میں دریائے جہلم کے کنارے آپ پانچ نماز باجماعت ادا کرتے تھے اور رُشد و ہدایت اور درس و تدریس کا اہتمام کرتے تھے اُس جگہ خانقاہ تعمیر ہوئی جو خانقاہ مُعلیٰ اور خانقاہ شاہ ہمدان کے نام سے منسوب ہوئی۔ یہ خانقاہ جو چوہی فن تعمیر کا نادر نمونہ ہے آج تک موجود ہے۔ اس تاریخی جگہ کا ابو الفضل نے آئین اکبری میں اور مُغل شہنشاہ جہانگیر نے تَرْکِ جہانگیری میں ذکر کیا ہے۔

✽ مسجد شاہ ہمدان : خانقاہ کے ساتھ آپ کے فرزند حضرت میر محمد ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے ۹۸ھ میں ایک شان دار مسجد تعمیر کروائی جو اب تک پوری آن بان کے ساتھ موجود ہے۔ مسجد شاہ ہمدان سری نگر کی ایک دیوار پر یہ قطعہ کندہ ہے۔

حضرت شاہ ہمدان کریم آیۂ رحمت ز کلامِ قدیم
گفت دمِ آخر و تاریخِ شد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

منبر شریف کے اوپر حضرت شاہ ہمدان کی جو رباعی لکھی ہوئی ہے وہ اس رسالہ کے صفحہ نمبر ۵۲ پر مع ترجمہ درج ہے۔

✽ کشمیر میں قیام اور کام :- آپ کشمیر میں تین بار تشریف لائے۔ پہلی مرتبہ ۷۷۲ھ بمطابق ۱۲۷۳ء میں یہاں تشریف لاتے اور اپنے رفقاء و خلفاء کو کوجا بجا متبعین فرما کر ۱۳۷۶ء میں حج کی غرض سے تشریف لے گئے۔ ۷۸۱ھ (بمطابق ۱۳۷۹ء) میں دوبارہ وارد کشمیر ہوئے اور ۷۸۵ھ (بمطابق ۱۳۸۶ء) میں آپ کشمیر میں تیسری بار تشریف لائے۔ اس تمام عرصے میں تبلیغِ اسلام اور اشاعتِ دین کے

ساتھ ساتھ آپ نے کشمیر کی تہذیب، تمدن، ثقافت اور طرزِ معاشرت میں بھی ایک عظیم انقلاب برپا کیا۔ کسبِ کلاہ دوزی جو آپ نے حضورِ اقدس ﷺ کے فرمان سے اختیار کیا تھا، آج اہل کشمیر کی خاص صنعت ہے۔ آپ نے اپنے بہت سے ہمراہیوں کو جن میں علماء، اہل فن، ماہرِ طب و حکمت اور ماہرِ زراعت شامل تھے، مُستقل طور پر کشمیر میں رہنے دیا تھا۔ جن سے اہل کشمیر نے بہت کچھ حاصل کیا۔ یہ سب اپنے ہاتھ کی کھائی کھاتے تھے۔ اب کشمیری عوام کا ذریعہ روزگار شمال بانی، پشیمینہ بانی، سُوتی و ریشمی سوزن کاری، نقاشی، خطاطی، چوہنی کاری، قالین سازی، نمدہ سازی، گتہ سازی، ظروف سازی، گل کاری پیرپاشی اور عمارتی تزئین آرائش تھا۔

میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رفقاء کے ذریعے ان دور دراز اور دشوار گزار علاقوں میں درس گاہیں، شفاخانے اور گھر گھر ہنرمندی کے مراکز قائم کر کے تبلیغِ اسلام کے ساتھ ساتھ کشمیری عوام کو علم و فن کی دولت سے مالا مال کر دیا اور صنعت و حرفت میں کمالِ عروج کی وجہ سے اس سارے خطے کو ایرانِ صغیر کہا جانے لگا۔

❁ **علی ثانی کیوں کہلائے؟** چونکہ حضرت میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ اوصافِ جمیلہ، اخلاقِ حمیدہ، اطوارِ جلیلہ، شجاعت، سخاوت، ترکِ دُنیا، اعلیٰ کلمۃ الحق، اتباعِ شریعت اور خرقِ عادات و کرامات میں امیر المؤمنین شاہِ ولایات حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مُشابہت و مُماثلت رکھتے تھے، اس لئے علی ثانی کے لقب سے مشہور ہوئے اور وادی کشمیر میں اپنی غیر معمولی اور گراں قدر دینی و ملی اور سماجی و ریفاعی خدمات کی وجہ سے ”حواری کشمیر“ کہلاتے۔

❁ **حُسنِ باطنی و حُسنِ ظاہری** : اللہ تعالیٰ نے آپ کو حُسنِ باطنی کے علاوہ حُسنِ ظاہری سے بھی خوب نوازا تھا آپ نہایت خوب صورت اور وجیبہ تھے۔ نہایت پرکشش اور جاذبِ نظر شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کی نگاہوں

میں ایسی حسین تاثیر تھی کہ جس پر نظر التفات پڑی، شیدا و فریفتہ ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ سفر میں آپ کے ساتھ ہمیشہ عقیدت مندوں کی ایک کثیر تعداد جمع غفیر کی صورت میں رہتی تھی۔

✽ **آخری سفر :** ۱۳۸۵ء میں اشاعتِ دین اور تبلیغِ اسلام کی غرض سے براہِ لداخ ترکستان جا رہے تھے کہ راستے میں پاکستان اور افغانستان کے سرحدی علاقہ کنہار میں بمقام پکھلی پہنچے تو یہاں کے حاکم سلطان محمد خان نے آپ کا استقبال کیا اور اس کے اصرار پر آپ نے چند روز کے لئے یہاں قیام کرنا منظور کر لیا۔ یہیں پر آپ شدید بیمار ہو گئے۔

✽ **آخری وصیت نامہ :** اسی بیماری کے دوران رات کو مخلصین اور مریدین کو نصیحت فرمائی: "قناعت اختیار کرو خصوصاً کھانے پینے اور لباس کے معاملے میں رضائے الہی پر قانع رہنا چاہیے۔ البتہ علم کے معاملے میں قناعت نہیں کرنی چاہیے۔ عالم سے ہمیشہ تعلق استوار رکھنا چاہیے۔ نفس و ہوا کا اتباع نہ کیا جائے۔ آپ نے ذکر کی تاکید فرمائی۔ مساجد کی تعمیر کی ترغیب دی۔ اذکار اوراد، روزہ، نماز، تسبیح و تہلیل، زکوٰۃ، علم و حیا اور صبر و شکر کے ساتھ خدا کی رضا اور خوشنودی کا متلاشی رہنا چاہیے۔ اپنے آپ کو، خویش و اقارب کو اور دوسروں کو ظلم، زنا، جھوٹ، دغا، چغلی اور غیبت پوری طرح بچنا چاہیے۔"

✽ **آخری الفاظ :** آپ کا روزانہ وظیفہ بعد از دو شریف ایک ہزار مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تھا۔ چنانچہ چہار شنبہ ۶ ذی الحج ۱۳۸۶ھ (بمطابق ۱۹ جنوری ۱۳۸۷ء کو وفات سے قبل یہ آپ کی زبان مبارک سے جاری ہو گیا۔ آپ نے یَا اللّٰهُ، یَا رَفِیْقُ، یَا حَبِیْبُ اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کا ورد کیا اور اپنی جان، جانِ آفرین کے سپرد کر دی اور کتنا حسین حُسنِ اتفاق ہے کہ

از رُوئے حُرُوفِ اَبجدِ اِنہی آخِرِی کلمات سے آپ کا سالِ وفات نکلتا ہے
یعنی ۷۸۶ھ

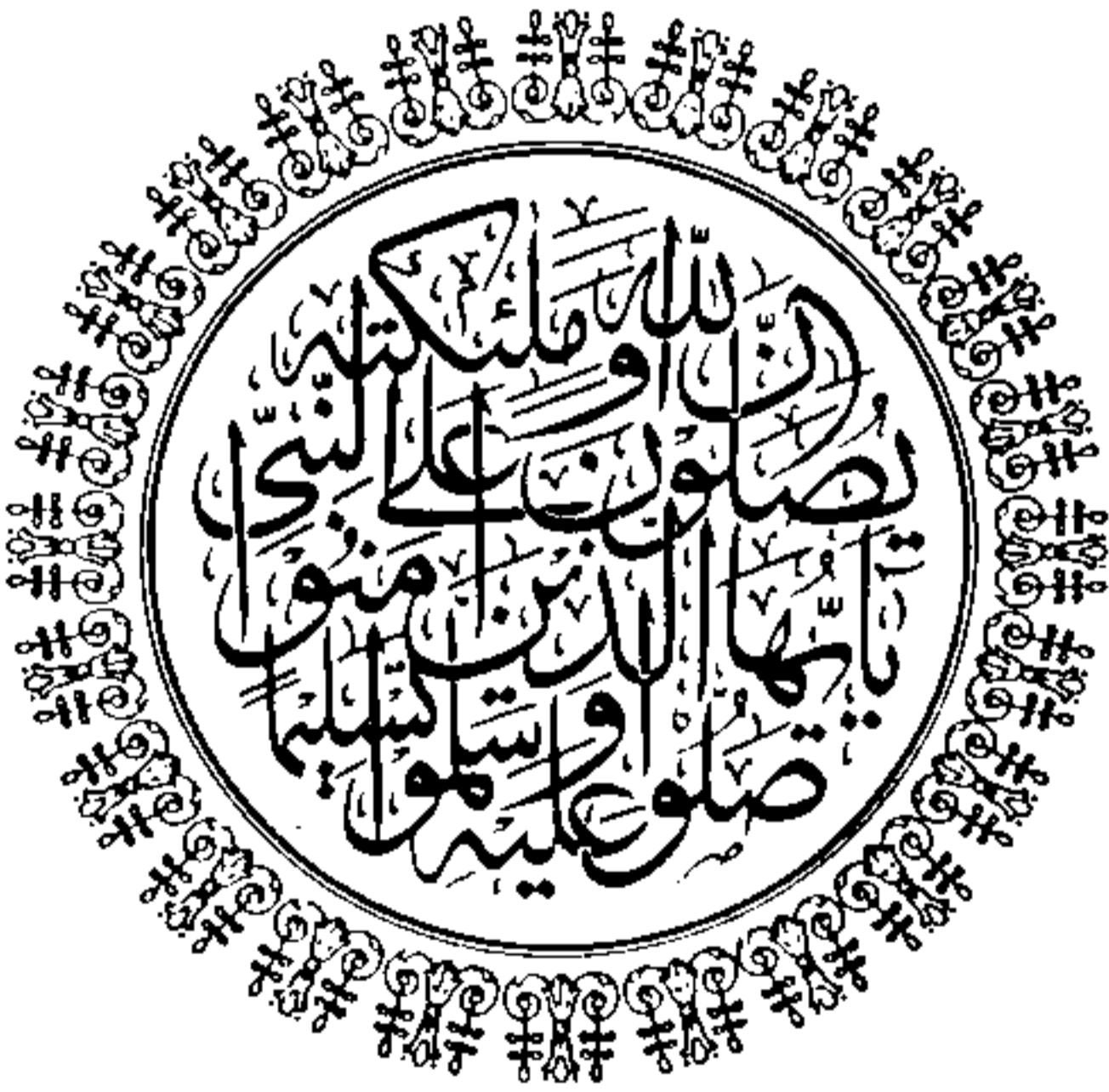
اِی سَعادَتِ بَرورِ بازُو نِیست
تا نَہ بَخِشَد خُدا تَہ بَخِشندہ

✽ **آخِرِی آرام گاہ :** آپ کے مُریدین اور عقیدت مند آپ کے جسدِ مبارک کو شیخ قوام الدین بدخشی کی رہنمائی میں مقام پکھلی سے موجودہ تاجکستان کے صوبہ ختلان میں لے آئے۔ تمام راستہ بادل کا ایک ٹکڑا قافلے پر سایہ فگن رہا۔ یہ قافلہ پانچ ماہ اور اُنیس دن کے بعد کولاب پہنچا۔ اتنے طویل عرصہ میں نقشِ مبارک غیر متغیر تھی۔ اور اس سے مُشک کی خوشبو آتی ہے۔ یوں اس علم و فضل کے رُوحانی آفتاب کی تدفین بمقام کولاب بعمُر ۷۷ سال عمل میں آئی۔

✽ **کولاب کہاں ہے ؟ :** تاجکستان کا دارالخلافہ دوشنبہ ہے۔ دوشنبہ سے بظرفِ شمال ۱۵۰ میل کے فاصلہ پر تاجکستان کے صوبہ ختلان کا دارالخلافہ کولاب واقع ہے۔ حضرت میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ یہیں استراحت فرما ہیں۔ کولاب کے لفظی معنی پانی کے ہیں۔ یہاں پر پانی کا بہت بڑا ذخیرہ ہے۔ جہاں سے میدانوں کو سیراب کرنے کے رلتے نہریں نکلتی ہیں۔ یہ شہر جس کی آبادی تقریباً اڑھائی لاکھ نفوس پر مشتمل ہے، پہاڑ کے دامن میں واقع ہے۔ کوہِ حضرت شاہ کے نام سے یہ پہاڑ مشہور ہے۔ آپ کا مزار آج بھی مزجِ خلاق ہے۔ روس کے ستر سالہ دورِ اشتراکیت میں اسلامی اقدار اور نشانات کو مٹانے کی مذموم کوشش کی گئی لیکن اس مُسلم ریاست میں حضرت سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت یعقوب چرخئی رحمۃ اللہ علیہ (بمقام دوشنبہ) کے مزاراتِ مقدسہ آج بھی موجود ہیں اور یہ دونوں باوقار ہستیاں یہاں کے لوگوں کے دلوں میں بستی ہیں۔ حضرت میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

کے مراد شریف کے اندر ساتھ والے کمروں میں اُن کی اہلیہ ماہِ خراساں آسودہ خاک ہیں۔ ساتھ بڑے بیٹے محمد احمد ہمدانی استراحت فرمائیں۔ دوسرے کمروں میں بیٹی ماہِ تاباں اور اُس کے بچوں کی چھوٹی قبور ہیں۔

سند شجرۃ طریقت مُعظّمہ : آپ کا شجرۃ طریقت مُعظّمہ صفحہ نمبر ۳۱ پر درج ہے۔ جو خلاصۃ المناقب مؤلفہ حضرت نور الدین جعفر بدشی بہ تصحیح ڈاکٹر ستیدہ اشرف ظفر سے لیا گیا ہے اور جسے مرکز تحقیقات فارسی ایران پاکستان اسلام آباد نے چھپوایا ہے۔



اسمائے گرامی مشائخ عظام

جن مشائخ عظام سے آپ کو اجازتِ ارشاد و تلقین حاصل تھی ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

- | | |
|---|--|
| حضرت شیخ محمود مزدقانی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> | حضرت شیخ تقی الدین علی دوستی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> |
| حضرت شیخ حافظ محسن <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> | حضرت شیخ حسین <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> |
| حضرت شیخ جبریل کردی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> | حضرت شیخ خالد <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> |
| حضرت شیخ ابوبکر طوسی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> | حضرت شیخ نظام الدین <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> |
| حضرت شیخ مشرف الدین <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> | حضرت شیخ اشیر الدین <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> |
| حضرت شیخ نجم الدین ہمدانی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> | حضرت شیخ عماد الدین تکاہی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> |
| حضرت شیخ محمد ازکانی افراتی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> | حضرت شیخ محمد مرشدی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> |
| حضرت شیخ عبداللہ مصری <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> | حضرت شیخ علی مصری <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> |
| حضرت شیخ عوض علاف <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> | حضرت شیخ مراد گردیزی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> |
| حضرت شیخ عمر مرکانی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> | حضرت شیخ عمر <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> |
| حضرت شیخ ابوبکر <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> | حضرت شیخ ابو حرمہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> |
| حضرت شیخ بہاؤ الدین <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> | حضرت شیخ عزالدین حتاتی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> |
| حضرت شیخ برہان الدین <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> | حضرت شیخ شرف الدین سبزی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> |
| حضرت شیخ ساغر جی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> | حضرت شیخ زین العابدین محمد مغربی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> |
| حضرت شیخ ابوالقاسم <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> | حضرت شیخ عبدالرحمان مجذوب <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> |
| حضرت شیخ محمد محمود مجذوب <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> | حضرت شیخ حسین بن مسلم <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> |
| حضرت شیخ ابوالفرح طوسی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> | حضرت شیخ سعید حبشی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> |

خلفائے کبار

حضرت میر سید علی ہمدانی کے خلفائے کبار کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ صرف چند کے اسمائے گرامی درج کئے جلتے ہیں۔

۱۔ میر سید حسین سمنانی رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے چچا زاد بھائی تھے۔

۲۔ سید تاج الدین رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے چچا زاد بھائی اور حضرت سید حسین سمنانی کے بڑے بھائی تھے۔

۳۔ سید جمال الدین محدث رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ حضرت میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے خاؤ تھے۔

۴۔ سید جمال الدین ثانی رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ حضرت میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے خاؤ تھے۔

۵۔ خواجہ اسحاق ختلانی رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ حضرت میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی اکلوتی بیٹی کے شوہر اور خلیفہ مجاز تھے۔ نور الدین جعفر بدخشی خلاصۃ المناقب میں لکھتے ہیں: ”ایک دن حضرت میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ اس فقیر پر تفسیر پر بہت ناراض ہوئے اور فرمایا جو کچھ میں نے تمہیں بتایا ہے اس پر عمل کیوں نہیں کرتے؟ شمس الدین اور اسحق کو دیکھو وہ کتنے اطاعت گزار ہیں۔ تم سے اتنے آگے بڑھ گئے ہیں کہ اگر تم پچاس سال بھی ریاضت کرو تو ان تک نہیں پہنچ سکتے۔“ انہی حضرت خواجہ اسحق رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ طریقت کو نیچے کی طرف دیکھیں تو

حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ شیخ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ عبدالرحیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت
 شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سائیں توکل شاہ ابوالوی رحمۃ اللہ علیہ
 اسی لڑی میں پروئے گوہر آبدار ہیں۔

- ۶۔ سید کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ ۷۔ سید محمد قاری رحمۃ اللہ علیہ
 ۸۔ سید جلال الدین عطائی رحمۃ اللہ علیہ ۹۔ سید فیروز المشہور سید جلال رحمۃ اللہ علیہ
 ۱۰۔ سید فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۔ سید بہاء الدین رحمۃ اللہ علیہ
 ۱۲۔ سید محمد کبیر بہقی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۔ شیخ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ
 ۱۴۔ حاجی حافظ محمد رحمۃ اللہ علیہ ۱۵۔ شیخ قوام الدین بدخشی رحمۃ اللہ علیہ
 ۱۶۔ سید محمد کاظم رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ حضرت میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ
 کے کتب خانے کے نگران تھے۔

۱۷۔ شیخ محمد قریشی رحمۃ اللہ علیہ ۱۸۔ میر سید اشرف سمنانی رحمۃ اللہ علیہ
 ۱۹۔ حضرت نور الدین جعفر بدخشی رحمۃ اللہ علیہ۔ خلاصۃ المناقب آپ کی مشہور تصنیف
 ہے۔ جس میں آپ نے اپنے پیرو مرشد حضرت پیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات
 زندگی اور ان کی تعلیمات و ارشادات کو مفصل قلمبند کیا ہے۔

۲۰۔ مخدوم عبدالرشید حقانی رحمۃ اللہ علیہ آپ کی حضرت میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ
 سے بیعت کا واقعہ تاریخ دارالدار، تاریخ ظہیری، تاریخ سلمی میں اس طرح بیان
 کیا گیا ہے کہ مدینہ منورہ میں روضۂ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت مخدوم رحمۃ اللہ علیہ
 نے مرقبے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت جوش میں آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے
 عبدالرشید! تمہارا نصیبہ اور فیضان علی ثانی امیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس

ہے۔ تم جلد اُس کے پاس پہنچ جاؤ۔“ حضور اقدس ﷺ کے ارشاد مبارک کی تعمیل میں وہ اُفتاب و خیزاں ہمدان کی جانب چل پڑے اور لیلۃُ القدر ۲۷ رمضان المبارک کو جب وہاں پہنچے تو ایک مسجد میں گئے جو حضرت امیر رحمۃ اللہ علیہ کے دو عبادت کے حجرے کے قریب تھی۔ آپ نے وہاں ایک بابرکت اور پُر نور بزرگ کو دیکھا۔ آپ کو خیال گزرا کہ یہی حضرت امیر رحمۃ اللہ علیہ ہیں حالانکہ وہ حضرت کے والد گرامی حضرت شہابُ الدین رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ آپ نے اُن سے پوچھا: ”قبلہ! امیر سید علی ہمدانی آپ ہی کا اسم شریف ہے؟“ حضرت نے جواب دیا: ”میرا نام شہابُ الدین ہے۔“ سید علی ہمدانی میرا بیٹا ہے اور وہ اُس حجرے میں ہے۔“ آپ دوسرے حجرے کے قریب مُریدوں کی صف میں کھڑے ہو گئے۔ جب سلطانُ العارفین امیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ پہلے حجرے سے تشریف لاتے تو آپ کے مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف نظرِ التفات نہ فرمائی۔ آپ دوسرے حجرے میں داخل ہونے لگے تو مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی آپ کے پیچھے پیچھے دروازے تک چلے گئے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اندر جا کر فرمایا: ”اے عبدالرشید! اندر آ جاؤ۔“ حضرت نے انھیں بیعت کر کے سلسلہ کبریٰ میں داخل فرمایا۔ حضرت مخدوم نے دو گانہ شکر ادا کیا اور آپ کے فرمان کے مطابق مسجد کے حجرے میں رہائش پذیر ہوئے۔ حضرت مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

”آپ کی زیارت ہوتے ہی عرش سے فرش تک کے تمام حجابات میری نظر سے دُور ہو گئے۔ میں تین سال تک مسجد کے حجرے میں رہا۔ اکثر حضرت اپنے اس غلام کو اپنے حجرۃ خلوت میں یاد فرمایا کرتے اور بے پایاں فیض سے سرفراز فرماتے۔ تین سال کے بعد آپ نے مجھے میرے اصلی وطن ملتان جلنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔“

(ملفوظات حضرت مخدوم عبدالرشید قدس سرہ)

آپ کا مزار ملتان سے بفاصلہ ۱۳ میل ملتان ہاڑی سڑک (جو کبھی ملتان و ملی سڑک کہلاتی تھی) پر واقع ہے۔

شجرہ شریف نسبی

- ۷ شاہِ ولایات امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ
- ۷ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ ۷ شہیدِ کربلا نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
- حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ
- ۷ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ
- ۷ حضرت سید اصغر علی رضی اللہ عنہ
- ۷ حضرت سید عبداللہ زاہد رضی اللہ عنہ
- ۷ حضرت سید جعفر الحجج رضی اللہ عنہ
- ۷ حضرت سید حسین رضی اللہ عنہ
- ۷ حضرت سید علی حسن رضی اللہ عنہ
- ۷ حضرت سید محمد رضی اللہ عنہ
- ۷ حضرت سید عبداللہ رضی اللہ عنہ
- ۷ حضرت سید جعفر رضی اللہ عنہ
- ۷ حضرت سید محمد رضی اللہ عنہ
- ۷ حضرت سید محبت اللہ رضی اللہ عنہ
- ۷ حضرت سید شرف رضی اللہ عنہ
- ۷ حضرت سید یوسف رضی اللہ عنہ
- ۷ حضرت سید علی حسن رضی اللہ عنہ
- ۷ حضرت سید محمد رضی اللہ عنہ
- ۷ حضرت سید شہاب الدین رضی اللہ عنہ
- ۷ حضرت خواجہ سید علی ہمدانی علی ثانی رضی اللہ عنہ

سِلْسَلَةُ طَرِيقِ مُعَظَّمِهِ

أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَدَعُهَا فِي السَّمَاءِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ

وَسَلِّمْ بَعْدَ ذَلِكَ شَيْءٌ مَعْلُومٌ لَكَ -

۷ اِلهِي بِحُرْمَتِ رَاذ وَنِيَاذِ شَيْفَعِ الْمَذْنُبِيْنَ رَحْمَتِ الْعَالَمِيْنَ حَضْرَتِ مُحَمَّدِ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۷ اِلهِي بِحُرْمَتِ رَاذ وَنِيَاذِ بَابِ عِلْمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَضْرَتِ عَلِيِّ ابْنِ
ابِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ

۷ اِلهِي بِحُرْمَتِ رَاذ وَنِيَاذِ شَهِيْدِ كِرْبَلَا حَضْرَتِ اِمَامِ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۷ اِلهِي بِحُرْمَتِ رَاذ وَنِيَاذِ حَضْرَتِ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۷ اِلهِي بِحُرْمَتِ رَاذ وَنِيَاذِ حَضْرَتِ اِمَامِ مُحَمَّدِ بَاقِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۷ اِلهِي بِحُرْمَتِ رَاذ وَنِيَاذِ حَضْرَتِ اِمَامِ جَعْفَرِ صَادِقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۷ اِلهِي بِحُرْمَتِ رَاذ وَنِيَاذِ حَضْرَتِ اِمَامِ مُوسَى كَاظِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۷ اِلهِي بِحُرْمَتِ رَاذ وَنِيَاذِ حَضْرَتِ عَلِيِّ رِضَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۷ اِلهِي بِحُرْمَتِ رَاذ وَنِيَاذِ حَضْرَتِ الْمَعْرُوفِ كَرخي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۷ اِلهِي بِحُرْمَتِ رَاذ وَنِيَاذِ حَضْرَتِ بَرَسِي سَقَطِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۷ اِلهِي بِحُرْمَتِ رَاذ وَنِيَاذِ حَضْرَتِ جُنَيْدِ بَغْدَاوِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

- ۷ الہی بحُرمَتِ راز و نیاز حضرت علی رُودباری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا
- ۷ الہی بحُرمَتِ راز و نیاز حضرت علی کاتبِ مصری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا
- ۷ الہی بحُرمَتِ راز و نیاز حضرت عثمان مغربی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا
- ۷ الہی بحُرمَتِ راز و نیاز حضرت قاسم جرجانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا
- ۷ الہی بحُرمَتِ راز و نیاز حضرت ابابکر نساج رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا
- ۷ الہی بحُرمَتِ راز و نیاز حضرت احمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا
- ۷ الہی بحُرمَتِ راز و نیاز حضرت نجیب سہروردی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا
- ۷ الہی بحُرمَتِ راز و نیاز حضرت عمّار یاسر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا
- ۷ الہی بحُرمَتِ راز و نیاز حضرت نجم الدین گبری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا
- ۷ الہی بحُرمَتِ راز و نیاز حضرت علی لالا رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا
- ۷ الہی بحُرمَتِ راز و نیاز حضرت جمال الدین احمد جوزقانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا
- ۷ الہی بحُرمَتِ راز و نیاز حضرت عبدالرحمن آسفرانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا
- ۷ الہی بحُرمَتِ راز و نیاز حضرت نور الدین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا
- ۷ الہی بحُرمَتِ راز و نیاز حضرت علاء الدولہ سمنانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا
- ۷ الہی بحُرمَتِ راز و نیاز حضرت شرف الدین محمود مزدقانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا
- ۷ الہی بحُرمَتِ راز و نیاز حضرت خواجہ سید علی ہمدانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا
- رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
 أَمِينُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ بِجَاهِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ سَيِّدِنَا
 وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ
 وَارْحَمْنَا مَعَهُمْ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

تصانیف گراں مایہ

آپ نے متعدد کتابیں لکھیں۔ تحائف الابرار میں ان کی تعداد ایک سو ستتر بیان کی گئی ہے۔ کئی کتب مغلیہ دور میں شامل درس رہیں تقریباً ستر کتب موجود ہیں۔ بقیہ نایاب ہیں۔ بہت سی کتب کے قلمی نسخے برٹش میوزیم لندن، انڈیا آفس لائبریری، وی آنا، برلن، پیرس، تہران، تاشقند، تاجکستان، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، بہاول پور، ایشیاٹک سوسائٹی بنگال، میسور اور بانگی پورہ (بھارت) میں موجود ہیں۔ چند ایک تصانیف یوں ہیں۔

✽ ذخیرۃ الملوک : حضرت میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے حکمران طبقہ کی اصلاح کے لئے صرف دعوت و تبلیغ اور وعظ و ارشاد پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ ان کی مستقل رہنمائی کے لئے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں انہیں جہاں جہاں سے متعلق ایک گراں قدر کتاب ذخیرۃ الملوک تحریر کی ان کی اس گراں قدر کاوش سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ اسلامی معاشرے کے قیام کے لئے حکومت کی اصلاح کو کس قدر ضروری خیال کرتے تھے۔ ذخیرۃ الملوک میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں حکومت کے آداب، انتظامیہ کی ذمہ داریاں، منقذہ کی حدود اور عدلیہ کے فرائض پر اس جامعیت سے روشنی ڈالی ہے کہ آپ کے بیان کردہ نظام حکومت کے رہنما اصول آج کے جدید دور کے تقاضوں سے بھی اسی طرح ہم آہنگ معلوم ہوتے ہیں جس طرح کتاب کی تصنیف کے وقت تھے؛ یہ اصول، اللہ کریم کی آخری کتاب قرآن کریم اور اللہ کریم کے آخری رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے ماخوذ ہیں۔ اس کا مطالعہ کرتے ہوئے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ایک فلاحی اسلامی معاشرہ اور ایک آئیڈیل اسلامک سوسائٹی

11
Ideal Islamic Society کا مکمل نقشہ تھا اور آپ ریاست کو ایک مکمل اسلامی

سٹیٹ میں تبدیل کرنے کے خواہش مند تھے۔

اس شہرہ آفاق فارسی تصنیف کے تراجم لاطینی، فرانسیسی ترکی اور اردو زبانوں میں ہو چکے ہیں۔ یہ دس ابواب پر مشتمل ہے یوں تو ساری کتاب معارف و حقائق کا خزانہ ہے۔ مگر باب ششم انتہائی بصیرت افروز ہے۔ ملا جیون رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر احمدی کے باب امر بالمعروف میں اس کتاب کی بہت تعریف کی ہے۔ ملا حسین واعظ کاشفی نے اپنی کتاب اخلاق محسنی میں اس کا ایک حصہ تبرکاً شامل کیا ہے۔ علامہ کفوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی کتاب اعلام الاخبار میں اس کی توصیف لکھی ہے۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اس کتاب کے بارے میں منشی محمد دین فوق کو ایک خط میں لکھتے ہیں ”ذخیرۃ الملوک کے دیکھنے کا میں بھی مشتاق ہوں، کوئی شخص کشمیر میں اس کا ترجمہ اردو زبان میں کر رہا ہے۔ یہ عجیب حسن اتفاق ہے کہ حضرت میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ سے تقریباً پانچ سو سال بعد ہندوستان میں خاندان رحیمی کے چشم و چراغ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے انہی خطوط پر گرتی ہوئی اُمت اسلامیہ کو سہارا دیا۔ آپ کی تصانیف خاص کر حجتہ ابالغہ گویا ذخیرۃ الملوک کی شرح ہے جس میں اجمال کو تفصیل سے بدل دیا گیا ہو۔

❁ ۲ مشارب الأذواق : یہ شیخ ابن الفارض مصری متوفی ۶۲۲ھ کے مشہور قصیدہ خمردیۃ میمیدہ کی عارفانہ شرح ہے۔

❁ ۳ رسالہ وجودیہ : اس میں وجود کے موضوع پر عارفانہ بحث کی گئی ہے۔

❁ ۴ رسالہ منامیہ : اس میں حقیقت مثال، خیال مطلق، کیفیت مراتب،

مقامات رویا جیے موضوعات پر بحث کی گئی ہے۔

❁ ۵ رسالہ بہرام شاہیہ : اس کا موضوع یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے انسان کے

لئے ایک ختم نہ ہونے والا سفر مقرر فرما دیا ہے۔ سفر نہایت پرخطر ہے اور اکثر اس

سفر کے خطرات سے بے خبر ہیں۔

❖ ۶ رسالہ درویشیہ : اس میں جوہر انسانیت پر بحث فرمائی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ رُوح کی بیماریوں کے اسباب کی تشخیص اور علاج کے لئے انبیاء تشریف لائے اور اولیاء، مشائخ طریقت اور علمائے دین انہی امراض کی نشان دہی کرتے ہیں اور راہنمائی فرماتے ہیں۔

❖ ۷ رسالہ عقلیہ : انسانی عقل کی فضیلت و برتری، اس کی صفات و درجات اور عقل کے مطابق مخلوق خدا کے تنوع پر بحث کی گئی ہے۔

❖ ۸ ذکر یہ : یہ رسالہ ذکر کی اہمیت، ذکرِ خفی کی فضیلت اور صوفیائے کبریہ کے آداب پر لکھا گیا ہے۔

❖ ۹ داؤد یہ : اس میں اہل عرفان کے مشاہدات اور اذکار کے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔

❖ ۱۰ موچلکہ : یہ موچلکہ کے مقام پر لکھا گیا۔ اس میں ظاہر و باطن کا تفاوت اور مخلوقات کا غور و انہماک سے مشاہدہ کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

❖ ۱۱ مقامیہ : اس کا موضوع حقیقتِ خواب ہے اور ناقص و کامل افراد کے خوابوں کا فرق بڑی دل چسپ مثالوں سے واضح فرمایا ہے۔

❖ ۱۲ اعتقادیہ : اس کا موضوع ایمانیات و اعتقادات ہے۔ ارکانِ اسلام پر بحث کی گئی ہے اور بعض فقہی مسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

❖ ۱۳ فقریہ : یہ وصیت نامہ ہے۔ جو مرض الموت میں اپنے حاکمِ خضر شاہ کی خاطر اِلا کرایا۔

❖ ۱۴ نوریہ : اس میں حقیقتِ نور پر بحث کی گئی ہے۔

❖ ۱۵ وارداتِ امیر یہ : یہ رسالہ آپ کے پُرسوز مکاشفات و مناجات

اور واردات پر مشتمل ہے۔

* ۱۶ مقاماتِ صوفیہ : یہ رسالہ رُوح و نفس کے موضوع پر ہے۔

* ۱۷ دہ قاعدہ : یہ شیخ نجم الدین الکریمی کے عربی رسالہ الْأَصُولُ الْعَشْرَةُ کا دل آویز فارسی ترجمہ ہے۔

* ۱۸ مُصْطَلِحَاتِ صُوفِيَةٍ : اس میں تین سو صوفیانہ اصطلاحات کی تشریح و توجیہ ہے۔

* ۱۹ اسرار النقطہ : اس میں ذات و صفات کے موضوع پر عارفانہ بحث ہے۔

* ۲۰ الْمَوَدَّةُ فِي الْقُرْبَى : اس میں اہل بیت کے مناقب اور فضائل درج ہیں۔

* ۲۱ مکتوبات امیریہ : یہ رسالہ سلاطین، امراء اور مریدین کے نام بانیس خطوط پر مشتمل ہے۔

* ۲۲ چہل اسرار : یہ آپ کی چالیس غزلوں کا مجموعہ ہے۔ ان وجد آفریں غزلوں میں مسائل تصوف کو نہایت پُر تاثیر انداز میں سمویا گیا ہے۔

* ۲۳ فتوت نامہ : فتوت تصوف اور توحید کا ایک شعبہ ہے، مقاماتِ سالکین میں سے ایک مقام اور ولایت کا حصہ ہے۔ اس موضوع پر اس رسالہ میں سیر حاصل تبصرہ کیا گیا ہے۔

* ۲۴ مُسَاجِدَات : یہ حضرت کی اللہ کے حضور سوز و گداز میں ڈوبی مُسَاجِدَات کا مجموعہ ہے۔

* ۲۵ رَوْضَةُ الْفَرْدَوْس : اس میں مکرم اخلاق کے بارے میں ازواجِ رسول ﷺ اور صحابہ کرام کی روایت کردہ دو ہزار چھاپس احادیث شامل ہیں۔

* ۲۶ خواطر یہ : اس کا موضوع وساوسِ شیطانی اور اقسامِ قلوب ہے۔

* ۲۷ الْاِنْسَانُ الْكَامِلُ : اس میں وحدت الوجود کی تعلیمات اور انسانِ کامل

۲۸ ❀ النَّاسِخُ وَالْمَنْسُوحُ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ : اس میں قرآن مجید کی آیات عبادات ، معاملات اور جہاد کے ناسخ و منسوخ کا ذکر ہے۔

۲۹ ❀ فِي سُورَةِ اللَّيْلِ وَبِسِ الْأَسْوَدِ : اس میں خرقہ سیاہ کی دوسرے رنگوں پر فضیلت کے بارے میں صوفیائے کرام کے اقوال درج ہیں۔

۳۰ ❀ مُعَاشِ السَّالِكِينَ : اس کا موضوع اکل حلال کا حصول ہے۔

۳۱ ❀ أَقْرَبُ الطَّرِيقِ إِذْ لَمْ يُوجَدِ الرَّفِيقُ : اس میں سیر و سکون اور مقامات روحانی پر بحث ہے۔

۳۲ ❀ حَلُّ الْفُضُوصِ : یہ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی کی فصوص الحکم کا خلاصہ مطالب ہے۔ موضوع ذات و صفات اور حقیقت عالم ہے۔

۳۳ ❀ تَرْجُحُ أَسْمَاءِ الْحُسْنَى : اللہ تعالیٰ کے ننانوے ناموں کی شرح میں آیات قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور بزرگان دین کے اقوال سے استشہاد کیا گیا ہے۔

۳۴ ❀ اِخْتِيَارَاتُ مَنْطِقِ الطَّيْرِ : یہ حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی مثنوی منطق الطیر کا انتخاب ہے۔

۳۵ ❀ اِنْسَانِ نَامِه : اس رسالہ کا موضوع علم قیادہ ہے۔

۳۶ ❀ آوَابُ سُفْرِهِ : اس رسالہ میں سالکین کے رتے ایک سو اٹھارہ ^{۱۱۸} آداب دسترخوان بیان کئے گئے ہیں۔

۳۷ ❀ مَنَازِلُ السَّالِكِينَ : جادۂ حق پر گامزن ہونے کے رتے سالکوں کے احوال و مقامات بیان کئے گئے ہیں۔

۳۸ ❀ مَنَهَاجُ الْعَارِفِينَ : اس رسالہ میں ایک سو چالیس پند و نصائح درج ہیں۔

۳۹ ❀ فِي عُلَمَاءِ الدِّينِ : اس میں علماء، سوادِ اُمرآ اور بادشاہوں کے خوشامدیوں

پر طنر ہے۔

۴۰ ❁ **فقیر یہ** : اس میں قرآن مجید، احادیث اور اکابر صوفیاء کے اقوال کی روشنی میں فکر کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

۴۱ ❁ **طالقانیہ** : یہ رسالہ تاجکستان کے ایک مقام طالقان میں لکھا گیا اس کا موضوع حقیقت تصوف ہے۔

۴۲ ❁ **سوالات** : اس رسالہ میں ان دس مُتکلمانہ سوالات کے جوابات دیئے گئے ہیں جو صفات اور تخلیق کائنات کے متعلق ہیں۔

۴۳ ❁ **صِفَةُ الْفُقَرَاء** : یہ رسالہ آپ کے ایک فصیح و بلیغ خطبہ پر مبنی ہے جس کا موضوع تصوف و عرفان ہے۔

۴۴ ❁ **تفسیر حُرُوفِ الْمَعْجَم** : اس رسالہ میں عربی حُرُوفِ تہجی کے معانی بیان کئے گئے ہیں۔

۴۵ ❁ **مُرَادَاتِ دِیَوَانِ حَافِظ** : اس رسالہ میں دیوان حافظ کی اصطلاحات کی صوفیانہ شرح ہے۔

۴۶ ❁ **طائفہ ہائے مردم** : اس رسالہ میں مخلوق خدا کی مختلف طبائع اور تخلیق کی حکمتوں پر بحث کی گئی ہے۔

۴۷ ❁ **تلقینیہ** : اس رسالہ کا موضوع شریعت و طریقت کی ہم آہنگی ہے۔

۴۸ ❁ **عقبات** : اس میں سلطان قطب الدین والنسی کشمیر کو اقامت دین کی ترغیب دی گئی اور ان عقبات (گھاٹیوں) کی نشان دہی کی گئی ہیں کہ سلاطین جن کو نہایت احتیاط سے عبور کرنے کے بعد ہی خدا اور مخلوق خدا کی نظر میں مقبول ٹھہر سکتے ہیں۔

۴۹ ❁ **سیر و سلوک** : یہ رسالہ سیر و سلوک کے آداب پر مبنی ہے۔

۵۰ ❁ **چہل مقام صوفیہ** : اس رسالہ میں ان چالیس مقامات کی نشان دہی کی گئی ہے جو سب کے سب صوفیاء کے لئے لازم ہیں۔

۵۱ ❁ مَشِيَّت : اس رسالہ میں صبر و شکر اور قناعت کی تلقین ہے۔

۵۲ ❁ اَسْنَادِ حُلِيَّةِ حَضْرَتِ رِسَالَتِ مَائِ اللہ ﷺ : اس رسالہ میں حضورِ اقدس ﷺ کا حلیہ مبارک تحریر کیا گیا ہے۔

۵۳ ❁ مِکْرَامِ اخْلَاق : اس میں مذکور ہے کہ مجاہدہٴ نفس سے اخلاقی تبدیلی ہو سکتی ہے لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی صاحبِ کمال پر طریقت کے دامن سے وابستگی اختیار کی جائے۔

۵۴ ❁ فِی خَوَاصِّ اَهْلِ الْبَاطِن : یہ رسالہ اہل باطن کے خواص پر مشتمل ہے۔

۵۵ ❁ اِسْرَارِ رُوْحِي : یہ رسالہ ان احادیث پر مشتمل ہے جو معراجِ رسول اللہ کے متعلق ہیں۔

۵۶ ❁ مِرْآةُ التَّائِبِيْنَ : یہ رسالہ اپنے اپنے مرید بہرام شاہِ حاکمِ بلخ و بدخشاں کی درخواست پر لکھا۔ اس میں توبہ کی حقیقت، شرائطِ توبہ، بعد از توبہ طاعاتِ الہی پر ثابِتِ قدمی اور نفسِ نواہر کی کیفیت پر بحث کی گئی ہے۔

۵۷ ❁ كَشْفُ الْحَقَائِقِ : اس رسالہ میں علمِ الیقین، عینِ الیقین اور حقِ الیقین کے اسرار اور حقائق بیان کئے گئے ہیں۔

۵۸ ❁ غَايَةُ الْمَكَانِ فِي دَرَايَةِ الزَّمَانِ : اس میں زمان و مکان پر عارفانہ اور متکلمانہ بحث ہے۔

۵۹ ❁ مُتَفَرِّقِ رِسَائِلِ : فراست نامہ، معرفتِ النفس، فَوَائِدِ الْعَرَفَانِيَّةِ، دَسْتُوْرِ الْعَمَلِ، معرفتِ الزَّاهِدِ، النُّوْرِ الْاَزْكَارِ، مَقَالَاتِ امِيرِيَّةِ، رُوْحِ الْقُدْسِ، اخْلَاقِيَّاتِ، اِسْرَارِ الْقَلْبِيَّةِ، اَدْعِيَّةِ فَارِسِيَّةِ، طَبَقَاتِ بَاطِنِيَّةِ اَبْنَاءِ زَمَانِ وَ مَكَانِ، فِي آدَابِ شَيْخِ، مَنَاقِبِ السَّادَاتِ۔

۶۰ ❁ اَوْرَادِ فَتْحِيَّةِ مَعَ دُعَايَةِ رِقَابِ : اس کا ذکر اگلے صفحات پر ہے۔

رنگِ تغزل

۱	قبلہٴ دل آفتابِ رُوعے اُوست	کعبہٴ جاں، خاکِ راہِ کُوعے اُوست
۲	چوں بزلِ نفسِ گشتِ عالمِ مُشکِ یو	دوستیِ اینِ و آلِ بر بُووعے اُوست
۳	دین و کفر، نور و ظلمتِ درجہاں	از رُخِ ماہ و شبِ گیسوے اُوست
۴	تیرِ بارانِ بلا، بر مہر کہ ہست	از کمانِ پُرخسِمِ اُبروے اُوست
۵	ہر گرفتارے کہ اندرِ عالمِ است	از کمندِ زلفِ عنبر بُوے اُوست
۶	ہر گلے کو راست از باغِ وجود	آبِ حیوانِ ہمہ در جوے اُوست
۷	نالہ ہاتے بے دلانش ہر سحر	بر دریغِ درد و نقدِ رُوے اُوست
۸	آتشِ کاندہ میانِ جانِ ماست	از فروغِ زکسِ جادوے اُوست
۹	جز غمشِ درماں نہ زینم درجہاں	اِس کمالِ لطفِ در بازوے اُوست
۱۰	ہر دو عالمِ گر شود، زیر و زبر	میلِ رنجورانِ ہجرش سوے اُوست
۱۱	چند گردی گرد ہر درِ آسے علی	مرہمِ اِس ریشِ از داڑوے اُوست

ترجمہ

- ۱۔ اُس محبوب کا چہرہ آفتاب ہمارے دل کا قبلہ ہے (اور) اُس کے کوپے کے راستوں کی خاک ہماری جان کا کعبہ ہے۔
- ۲۔ اُس محبوب کی زلفوں سے تمام عالمِ مُشکِ بار ہو گیا ہے اور یہ جہانِ دوستی اسی خوشبو کے سبب تو ہے۔

۳۔ دُنیا میں دین و کفر اور روشنی و تاریکی — اُسی محبوب کے چاند جیسے چہرے اور رات جیسی تاریکی زلفوں کے سبب ہی تو ہے۔

۴۔ جس شخص پر بھی مُصیبت کے تیروں کی بارش ہوتی ہے یہ اُسی محبوب کے خم دار ابروؤں کی کمان سے ہوتی ہے۔

۵۔ تمام عالم اُسی محبوب کی عنبر جیسی خوشبو دار زلفوں کا اسیر ہے۔

۶۔ باغ ہستی میں جو پھول بھی کھلتا ہے اُس کو آبِ حیات اُسی محبوب کی ندی ہی سے تو ملتا ہے۔

۷۔ بوقتِ سحر عشاق جو نالہ و زاری کرتے ہیں وہ اُسی کے درد کی حسرت اور اُسی محبوب کے چہرے کی دولت کے لئے کرتے ہیں۔

۸۔ ہماری جانوں میں جو عشق کی آگ سمائی ہوئی ہے وہ اُسی محبوب کی جادو بھری زکسی آنکھوں کی بدولت ہی تو ہے۔

۹۔ اُس کی محبت کے غم کے سوا دُنیا بھر میں میرا اور کوئی علاج نہیں ہے۔ یہ بھی

اُس کے لطف و کرم کی انتہا ہے جس کی عطا کا اُسی محبوب کو اختیار ہے۔

۱۰۔ اگر دونوں جہان تہ و بالا ہو جائیں پھر بھی اُس کے ہجر کے بیماریوں کی توجہ اُسی کی طرف مَبذول رہے گی۔

۱۱۔ اے علی تو کب تک درد بھٹکتا پھرے گا۔ اس زخم کا مرہم تو اُسی محبوب کے پاس ہے۔



علامہ اقبالؒ کا نذرانہ عقیدت

حضرت علامہ اقبالؒ کو حضرت میر سید علی ہمدانیؒ سے بے پناہ عقیدت و ارادت تھی۔ آپ نے انھیں سید اسادات، سالارِ عجم، معمارِ تقدیرِ اُمم، مُرشدِ آلِ کشورِ مینو نظیر، میرِ درویش، مُشرِ سلاطین، مُرشدِ معنی نگاہاں اور محرمِ اَسرارِ شاہاں جیسے خوب صورت الفاظ کے حوالوں سے نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے اور ان کی مساعی جمیدہ کو سراہا ہے جو انھوں نے بالخصوص کشمیر کے مسلمانوں کے داخلی اور خارجی معاملات کو سنوارنے کے لئے سرانجام دیں۔ علامہ اقبالؒ نے جو دورِ حاضر میں ملتِ اسلامیہ کے نباض ہیں حضرت میر سید علی ہمدانیؒ کا ذکر ”جاوید نامہ“ میں نہایت دل نشین اشعار میں کیا ہے جاوید نامہ دانٹے (Dante) کی ڈیوائن کامیڈی (Divine Comedy) کی طرح کا ایک خیالی سفر نامہ ہے۔ اس میں اقبالؒ فلک کا سفر کرتے ہیں اور مختلف اشخاصِ عالمِ ارواح میں ملاقاتیں کرتے ہوئے جنتِ الفردوس میں پہنچ جاتے ہیں۔ وہاں ان کی ملاقات شاعرِ کشمیرِ ملاحظہ غنی سے ہوتی ہے اور حضرت میر سید علی ہمدانیؒ کی زیارت سے بھی مُشرف ہوتے ہیں اس ملاقات اور بات چیت کی تفصیل ”جاوید نامہ“ کے سات آٹھ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے انھوں نے اپنی عقیدت کا اظہار بعنوان ”زیارتِ امیرِ کبیر حضرت سید علی ہمدانیؒ“ اور ”درِ حضورِ شاہِ ہمدان“ یوں کیا ہے۔

دستِ او معمارِ تقدیرِ اُمم
ذکر و فکرِ از دودمانِ او گرفت
میر و درویش و سلاطین را مُشرِ
دادِ علم و صنعت و تہذیب و دین

۱ سید اسادات، سالارِ عجم
۲ تاغزالی درسِ ”اللہ ہو“ گرفت
۳ مُرشدِ آلِ کشورِ مینو نظیر
۴ خطہ را آلِ شاہِ دریا آستین

- ۵ آفرید آں مرد ایرانِ صغیر
 ۶ یک نگاہ او گشاید صدگرہ
 ۷ مُرشدِ معنی نگاہاں بُودہ ای
 ۸ محرمِ اسرارِ شاہاں بُودہ ای

ترجمہ

- ۱۔ سرداروں کا سردار، عجم کا سردار جس کے ہاتھوں نے بطور معمار اُمتوں کی تقدیر بنا دی۔
- ۲۔ جب غزالی نے "اَللّٰهُ هُوَ" کا سبق لیا تو سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ ہی کے خاندان سے ذکر و فکر کی تعلیم پائی۔
- ۳۔ آپ کشمیرِ جنتِ نظیر کے مُرشد تھے اور قافلہ سالاروں، درویشوں اور سلاطین کے مُشیہ و صلاح کار تھے۔
- ۴۔ اِس شاہِ دریا آستین یعنی دریا صفت سخی اور فیاض نے خطہ کشمیر کو علم و صنعت اور تہذیب و دین کی نعمت سے خوب نوازا اور مالامال کر دیا۔
- ۵۔ اُنھوں نے نادر اور دل بھانسنے والے فنون سے اِس خطے کو ایرانِ صغیر بنا دیا۔
- ۶۔ اُس کی ایک نگاہ نے فکر و عقل کی سینکڑوں گتھیاں سلجھا دیں۔ تو بھی اٹھ اور اُس کے تیر نگاہ کو اپنے دل میں پیوست کر لے۔
- ۷۔ آپ معانی پر نگاہ رکھنے والوں کے مُرشد اور بادشاہوں کے اُمورِ جہاں بانی کے رُموز کے محرم تھے۔



کچھ اورِ فتحیہ کے بارے میں

✽ قلمی نسخے : اس کے قلمی نسخے برٹش میوزیم لندن، انڈیا آفس لندن، پیرس، میسور، ایشیاٹک سوسائٹی بنگال، ایران اور پاکستان میں کئی اشخاص کے پاس موجود ہیں۔

✽ ذکر بالجہر : بقول سلیم خاں گمی "کشمیر کے علاوہ بلتستان کی تقریباً چالیس فیصد مساجد میں صبح کی نماز کے بعد یہ وظیفہ پڑھا جاتا ہے۔" (کشمیر میں اشاعتِ اسلام)

بقول سید رشید احمد اندرابی کشمیر میں اورادِ فتحیہ صبح و شام مساجد میں با آواز بلند مل کر پڑھتے ہیں اور اکثر ذاکرین اورادِ فتحیہ کے وظیفہ کے بعد حضرت شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا تالیف کردہ دُرودِ کبریتِ احرار جو عربی ادب کا شاہکار ہے پڑھتے ہیں (اورادِ فتحیہ مطبوعہ تاج کھپنی لمیٹڈ لاہور)

بقول سید اسد اللہ شاہ دوار کی خطیب مسجد شاہ ہمدان اکبری منڈی لاہور اورادِ فتحیہ اکثر کشمیریوں کو زبانی یاد ہے۔ جسے بعد از نماز حلقہ بگوش ہو کر پڑھتے ہیں اور خانقاہ فیض پناہ یعنی درگاہ شاہ ہمدان سری نگر کی اندرونی دیوار پر قرآنی آیات اور اورادِ فتحیہ سونے کے خالص پانی سے کندہ ہیں۔ یہاں عقیدت مندوں کا ہر وقت ہجوم رہتا ہے اور صبح و شام اورادِ فتحیہ کا ورد بالجہر ہوتا ہے۔

مفتی آزاد کشمیر ضیاء الحق بخاری راوی ہیں کہ کشمیر کے اکثر گھرانوں میں روزانہ اورادِ فتحیہ بڑے ذوق و شوق سے پڑھا جاتا ہے۔ مولانا شمس الحق افغانی سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے کہا کہ وہ تیس سال سے اسے متواتر پڑھ رہے ہیں اور اس کے حیرت انگیز اثرات کا مشاہدہ کیا ہے۔ غرضیکہ اورادِ فتحیہ روحانی تسکین اور وجدانی کیف و سرور کا مجرب نسخہ ہے، جسے بے شمار کشمیری مسلمان بیک زبان مسجدوں

میں اور تنہائیوں میں پڑھ کر جذب و سلوک کی منازل کا بھرپور مشاہدہ کرتے ہیں۔

✽ اور ادفحیہ اور دعائے رقاب کیا ہے؟ : یہ اوراد اور دعا حضرت خواجہ سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی وہ لازوال تصنیف ہے جو مختلف وظائف کا مجموعہ ہے مثال ہے۔ اسے قرآن مجید فرقان حمید اور احادیث نبوی ﷺ کی حسین بکھری چاندنی میں حمد باری تعالیٰ کو ایسے موثر، منور اور دل نشین انداز میں مرتب کیا گیا ہے کہ جس کو ہر خاندان کے صوفیائے کرام اور علمائے ذی احترام نے جرجان بنایا اور اپنے ورد میں شامل کیا۔ حضرت خواجہ سید علی ہمدانی عشق الہی میں ڈوبے اور رنگ الہی سے رنگے پیر تقیت تھے۔ اور ادفحیہ اور "دعائے رقاب" اس روشن حقیقت کی آئینہ دار ہے۔ انشاء الہی ہے "جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کئے تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کو کچھ نقصان ہو گا" (پارہ ۱۶، سورہ مہم آیت ۴۰) اور حدیث مبارکہ ہے "گناہوں کو بکرنے والا شخص ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے اُس نے گناہ کیا ہی نہیں" (مشکوٰۃ شریف)

مندرجہ بالا فرمودات عالیہ سے عیاں ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو توبہ کرنے والے اور گناہوں کا اعتراف کرنے والے سے کتنا پیار ہے۔ اور ادفحیہ کا آغاز اعترافِ گناہ اور طلبِ بخشش سے ہوتا ہے یعنی کلمۃ استغفار سے آغاز و ظیفہ ہے تاکہ بندہ ظاہری و باطنی گناہوں سے پاک صاف ہو کر بارگاہِ ایزدی میں حاضر ہو۔ اُس ذاتِ کبریٰ کی خوب خوب حمد و ثناء کرے اُس کے محبوب ﷺ پر دُرود و سلام کی صورت میں عقیدتِ پھول پیش کرے اور مغفرتِ رحمت کا بھکاری بن کر اپنی طلب کی جھولی بارگاہِ عالی میں پھیلادے۔

✽ ترتیب : آپ محسوس کریں گے کہ اوراد کی ترتیب نہایت عمدہ ہے۔ یعنی خوفِ خدا، رضائے حق، توکل علی اللہ، تزکیہ نفس، صفائے قلب، پابندی شریعت، ارتباعِ سنت اور تسلیم و رضا کی ایسی تمام منازل اس میں موجود ہیں جو راہِ سلوک میں بنیادی حیثیت کی حامل ہیں۔ یہاں تلقینِ ذکر الہی ہے۔ یہاں فتوحاتِ باطنی کی صوفی ثانی ہے۔ یہاں عرفان و آگہی کی کھلی چاندنی ہے۔ یہاں

حقیقت و معرفت کی دُنیا کے اَسرار کھلتے نظر آتے ہیں۔ یہاں نُور و نہکت کی خوشبو میں بسا ایسا درسِ محبت ہے جو عراقِ دل نشیں کے ساز کو چھیڑتا ہے اور اُسے جہانِ معرفت کے مخفی خزانوں کا پتہ دیتا ہے۔

اب تک اس کی مُتعدد شرحیں لکھی جا چکی ہیں۔

✽ اِقْتِبَاسَاتِ اَزْ اِنْبِیَآہِ فِی سَلَّاسِلِ اَوْلِیَاہِ اللّٰہِ : حضرت شاہ ولی اللہ محدثِ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (مُتوفی ۱۱۷۶ھ) اپنی کتاب اِنْبِیَآہِ فِی سَلَّاسِلِ اَوْلِیَاہِ اللّٰہِ میں اُورادِ فحیمہ کے بارے میں یوں گوہرِ نشاں ہیں۔

”کہ از تبرکاتِ اَنفاسِ ہزار و چہار صد ولی کامل جمع شد است و فتح ہر یک اَز اِن در کلمہ بُودہ است۔ ہر کہ اَز سر حُضُورِ ملازمت نماید برکت و صفاتی اَن مُشاہدہ خواہد نمود، و اَز ولایت ہزار و چہار صد ولی نصیب یابد“

✽ ترجمہ: کہ ایک ہزار چار سو ولی کامل کے مُتبرک کلام سے جمع ہوا ہے اور فتح ہر ایک کی اِن میں سے ایک کلمہ میں ہوتی ہے جو حُضُورِ ی کے ساتھ اپنے پر لازم کر لے اُس کی برکت اور صفاتی مُشاہدہ کرے گا۔

✽ سِنْدِ قُبُولِیَّتِ : حضرت میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اُورادِ فحیمہ حُضُورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے منظور شدہ مجموعہ و ظائف ہے۔ اس سے زیادہ مُستند ہونے کی بھلا کوئی اور سُنْدِ کیا ہو سکتی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدثِ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اِنْبِیَآہِ فِی سَلَّاسِلِ اَوْلِیَاہِ اللّٰہِ میں اِس مُشاہدہ باطنی کو یوں بیان کیا ہے۔

”اگنوں اگر فضائل و خواص اِن اُورادِ کفیتہ شد بتطویل اَنجامد چرا کہ اَن حضرت در مُدتِ عُمُرِ خود معمورۃ عالم را سہ نوبت سیر کردہ اَند و ہزار چہار صد ولی کامل را یافتہ اَند و اَز ہر ولی در وقتِ وِدا عِ دُعائے رُقعہ

التماس نموده آند، وآن رقعہ ہا برجامہ خود مرقع کردہ آند، وآن داعیہ واذکار را کہ بے اختیار بزبان ایشان جاری مے شد جمع ساخته انداین اوراد شدہ است منقول است از ہماں حضرت کہ چون دوازدم بار زیارت کعبہ رفقہ بمسجد اقصی رسیدم، حضرت رسول اللہ ﷺ را واقعہ دیدم کہ بجانب این درویش می آیند، برخاستم، پیش رفقہ و سلام بگفتم، از آستین مبارک خود جزوی بیرون آوردند و این درویش را فرمود کہ خذ ہذہ الفتحۃ یعنی بگیر این فتحیہ را، چون از دست مبارک حضرت رسول اللہ ﷺ گرفتم و منظر کردم اوراد بودند، بدین اشارات اوراد فتحیہ نام کردہ شد۔“

ترجمہ : اب اگر فضائل اور خواص اس اوراد کے بیان رکتے جائیں تو بہت طویل ہو جائے۔ اس واسطے کہ آن حضرت (یعنی میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ) نے اپنی ساری عمر میں معمورۃ عالم کی تین مرتبہ سیر کی ہے اور چودہ سو دلی کامل سے ملے ہیں اور ہر دلی سے رخصت کے وقت نما اور رقعہ کی التماس کی ہے اور ان رقعوں کو اپنے جامہ پر مرقع کیا ہے اور ان دعاؤں اور اذکار کو جو بے اختیار ان کی زبان پر جاری ہوتے تھے، جمع کیا ہے، یہ اوراد ہو گیا ہے۔ انہی (حضرت میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ) سے منقول ہے کہ ”جب میں بارہویں دفعہ کعبہ شریف کی زیارت کو چلا اور رستے میں مسجد اقصیٰ پہنچا تو وہاں پر حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ اس درویش کی طرف تشریف لا رہے ہیں۔ میں اٹھا، آگے بڑھا اور سلام عرض کیا۔ آپ ﷺ نے اپنی آستین مبارک سے ایک جزو نکالا اور اس درویش سے فرمایا

کہ خُذْ هَذِهِ الْفَتْحِيَّةَ یعنی اس فتحیہ کو لے۔ جب میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک سے اسے لیا اور اس پر نظر ڈالی تو یہی اور اوتھے۔ اس اشارہ سے ان کا نام فتحیہ رکھا گیا۔

✽ طریقہ ختم میر سید ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ : حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا اپنی کتاب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ میں ارشاد ہے کہ ان کے پاس اپنے والد ماجد (حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ) کے ہاتھ کا لکھا ہوا طریقہ ختم میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ موجود ہے جو یوں ہے۔

”اول نیم شب برخیزد و وضو تازہ کند و دو رکعت نفل ادا نماید و در ہر رکعتے بعد فاتحہ پانزدہ بار سورۃ اخلاص، بعد از سلام ہزار بار بگوید بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، بعد ازاں ہزار بار بخواند یا خفی اللطاف ادر کئی بلطفک الخفی، بعدہ ہزار بار ویک بار یا بدوح بخواند و سر بگریبان فرود برو و مراقبہ کند، بہ بنید از عالم غیب چہ چیز مشاہدہ می شود، بعد از فراغ دوگانہ ثواب امیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ بخواند“

✽ ترجمہ : اول آدھی رات کو اٹھے اور وضو تازہ کرے اور دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد پندرہ دفعہ سورۃ اخلاص پڑھے۔ بعد سلام کے ہزار دفعہ پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اس کے بعد ایک ہزار دفعہ پڑھے۔ یا خفی اللطاف ادر کئی بلطفک الخفی۔ اس کے بعد ایک ہزار اور ایک مرتبہ پڑھے۔ یا بدوح اور سر گریبان میں جھکا دے اور مراقبہ کرے اور دیکھے کہ عالم غیب سے کیا چیز مشاہدہ ہوتی ہے۔ جب اس سے فارغ ہو دوگانہ پڑھے اس کا ثواب میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کو بخشے۔

❁ دُعائے رِقَاب : رقبہ کی جمع رِقَاب ہے جس کے معنی گردن کے ہیں عربی زبان میں رقبہ کے اصطلاحی معنی غلام کے ہیں۔ اس دُعا کا نام دُعائے رِقَاب اس مناسبت سے رکھا گیا ہے کہ انسان اللہ کریم کا غلام ہے۔ غلام کی اپنی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ غلام کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا۔ غلام کے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی۔ جو کچھ بھی غلام کے پاس ہوتا ہے وہ مالک کا عطا کردہ ہوتا ہے۔ اس دُعا میں بندہ بطور غلام کے اپنی حاجتوں کی عرضی اللہ کریم کی بارگاہِ عالیہ میں پیش کرتا ہے جو مالکِ حقیقی ہے۔ انسان بطور غلام کے اللہ کریم کے دربارِ عالی میں پھیک کی جھولی پھیلانے کا تو پھر وہ خالی ہاتھ کیسے ٹوٹ سکتا ہے۔ مولانا گرامی جالندھری نے کیا خوب فرمایا ہے

عَصِيَانِ مَا وَرَحْمَتِ پروردگار ما

اِیْنَ رَا نِهَابِتِ اسْتِ نَهْ اَل رَا نِهَابِتِ

❁ ضروری ہدایت : اگر آپ اور اذیتِ بوقتِ شام پڑھیں تو نیچے دئے ہوئے خاکہ کے مطابق یوں پڑھیں کیونکہ اس طرح پڑھنا معنی و مفہوم کے اعستبار سے ضروری ہے۔

نمبر شمار	صفحہ	سطر	بوقتِ شام یوں پڑھیں
۱-	۸۷	۶	مَرْحَبًا بِالْمَسَاءِ الْجَدِيدِ وَ بِاللَّيْلِ السَّعِيدِ
۲-	۹۰	۵	مُبَارَكٌ هُوَ نَتِي شَامٍ اَوْ مُبَارَكٌ هُوَ اَچھی رات
			اَمْسَيْنَا وَ اَمْسَى الْمَلِكُ لِلّٰهِ
۳-	۹۱	۲	شام کی ہم نے اور شام کی تمام ملک نے اللہ کے رتے
			اَمْسَيْنَا عَلٰی فِطْرَتِ الْاِسْلَامِ
			شام کی ہم نے فطرتِ اسلام پر

الہامی غا جزانہ

اے شاہِ شہاں، اے وردِ زباں
ہو ذکر ہی صُبح و شام ترا

دل میں ہو ہمیشہ یاد تری
لب پہ ہو ہمیشہ نام ترا

سامانِ سُنکُونِ دل کر دے
اسانِ مری مُشکلِ کر دے

ہر موج کو تو ساحلِ کر دے
پگڑی کا بنانا کام ترا

اورادِ فتحیہ
مع
دُعائے رِقَاب

التماسِ محضورِ غفورِ الرحیم

شہا ہازِ کرم بر من درویشِ نگر
 بر حالِ من خستہ و دلِ ریشِ نگر
 ہر چند نسیم لائقِ بخششِ تو
 بر من منسگر، بر کرمِ خویشِ نگر

میرستید علی ہمدانیؒ

ترجمہ

اے بادشاہ (اہلی) کرم کی نظر سے اس فقیر کو دیکھ
 مجھ عاجز اور دکھی دل والے کی حالت پر نظر ڈال
 بلاشبہ میں تیری بخشش کے لائق تو نہیں ہوں
 لیکن تو مجھ کو نہ دیکھ بلکہ اپنے کرم کو دیکھ

اَوْرَادِ فَحْرِ سَائِرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ

میں خدائے بزرگ و برتر سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ

میں خدائے بزرگ و برتر سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ

میں خدائے بزرگ و برتر سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں جس کے سوا

لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۝

کوئی معبود نہیں، وہ زندہ ہے۔ اپنی ذات سے قائم ہے۔ اور

اَتُوبُ اِلَیْهِ وَاَسْأَلُهُ التَّوْبَةَ ۝

میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں اور اسی سے توبہ مانگتا ہوں۔

تَوْبَةً عَبْدٍ ظَالِمٍ لَّا يَمْلِكُ لِنَفْسِهِ

توبہ ایک ظالم بندے کی، جو اپنے وجود کے لیے ضرر اور

ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ❀ وَلَا مَوْتًا وَلَا

نفع کا مالک نہیں ہے۔ اور نہ (قادر ہے) موت پر اور

حَيَوَةً وَلَا نُشُورًا ❀ اللَّهُمَّ أَنْتَ

نہ حیات پر اور نہ دوبارہ اٹھاتے جانے پر۔ اے اللہ! تو سدا

السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَإِلَيْكَ

سلامت ہے اور تجھی سے جہان کی سلامتی ہے اور تیری طرف

يَرْجِعُ السَّلَامُ ❀ حَيْثَا رَبَّنَا

سلامتی کا رُجُوع ہے۔ اے پروردگار ہمیں امن و چین سے

بِالسَّلَامِ وَأَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ ❀

زندہ رکھ۔ اور سلامتی کے گھر (یعنی بہشت) میں داخل کر دے۔

تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ

اے پروردگار تو بڑا برکتوں والا ہے اور اے بزرگی اور بڑائی کے صاحب تو بڑا

وَالْإِكْرَامِ ❀ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا

بلند ہے۔ اے اللہ! تجھے ہی تعریف ہے، اُس قدر جو

يُوَافِي نِعَمَكَ وَيُكَافِي مَزِيدَكَ كَرَمِكَ

تیری نعمتوں کے مُقابل کافی ہو، تیری مزید بخشش کے مساوی

أَحْمَدُكَ بِجَمِيعِ مَحَامِدِكَ مَا عَلِمْتُ

میں تجھے سب محبوبوں کے ساتھ سراہتا ہوں، جو مجھے معلوم

مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ * وَعَلَىٰ جَمِيعِ

ہیں یا جو اُن میں سے معلوم نہیں ہیں۔ اور تیری سب نعمتوں

نِعَمِكَ مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ *

کے مُقابل جو مجھے معلوم ہیں یا جو اُن میں سے معلوم نہیں ہیں۔

وَعَلَىٰ كُلِّ حَالٍ

اور ہر حال میں

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ٥

پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ تعالیٰ کے شیطان زائدے ہُوئے سے۔

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ٥

اللہ وہ پاک ذات ہے جس کے سوا کوئی پوجنے کے لائق نہیں، وہ زندہ

لَا تَأْخُذُهَا سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي

ہے اپنی ذات سے قائم۔ نہ اُس کو اونگھ آئے اور نہ نیند۔ زمین و آسمان

السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ

کے اندر جو کچھ ہے، اسی کی ملک ہے۔ اُس کے حکم کے

ذَ الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ

بغیر کوئی اُس کے سامنے سفارشی ہونے کا دم نہیں مار سکتا۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ

گزشتہ اور آئندہ زمانوں کا اُسے پورا پورا علم ہے

وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا

اور اُس کے معلومات سے کسی کو کسی شے کا پورا پورا علم نہیں ہو سکتا،

بِمَا شَاءَ ط وَوَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ

مگر جس قدر وہ خود چاہے۔ اسی کی کرسی میں آسمان اور زمین

وَالْأَرْضِ جَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَ

سما رہے ہیں۔ اور وہ اُن کی حفاظت سے تھکتا نہیں، اور

هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ

وہ عالی شان بزرگ قدر ہے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ (۳۳ بار) الْحَمْدُ لِلَّهِ (۳۳ بار)

اللہ کی ذات پاک ہے (۳۳ بار) سب خوبیاں اللہ ہی کو ہیں (۳۳ بار)

اللَّهُ أَكْبَرُ (۳۴ بار)

اللہ کی ذات بہت بڑی ہے (۳۴ بار)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

اُس وحدہ لاشریک کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے۔ اسی کی

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى

بادشاہی ہے اور اسی کو خوبیاں ہیں اور وہ ہر

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (۱ بار)

شے پر قدرت رکھتا ہے۔ (دس بار پڑھے)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ الْجَبَّارُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں بادشاہ ہے غالب۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اکیلا ہے زبردست۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں غالب ہے بڑا بخشنہار۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْكَرِيمُ السَّامِعُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں بڑی بخشش والا ہے پردہ پوش۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑا ہے عالی قدر ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِقُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو دن اور رات کا پیدا کرنے والا ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَعْبُودِ بِكُلِّ مَكَانٍ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو ہر جگہ پوجا جاتا ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَذْكُورِ بِكُلِّ لِسَانٍ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جس کی یاد ہر زبان پر جاری ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَعْرُوفِ بِكُلِّ أَحْسَانٍ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو ہر خوبی کے ساتھ مشہور ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو ہر روز ایک نئی شان میں ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِيْمَانًا بِاللَّهِ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ایمان لانے کو اللہ پر۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَانًا مِنَ اللَّهِ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (یہ کلمہ) ڈھال ہے (غضب) الہی سے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَانَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (یہ کلمہ) امانت ہے اللہ کی طرف سے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت

الْإِيْبَالِلِ

اللہ کی توفیق کے سوا ممکن نہیں

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا يَاءُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور نہیں پوجتے ہم مگر اسی کو۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حَقًّا حَقًّا

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں یہ کلمہ بالکل ٹھیک ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِيْمَانًا وَصِدْقًا

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ایمان اور صدق کے ساتھ۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَعْبُدًا وَرِقًّا

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں بندگی اور عاجزی کے ساتھ۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَلَطُّفًا وَرِفْقًا

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں یہ کلمہ خدا کے لطف اور مہربانی کے ساتھ ہے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو ہر چیز سے پہلے ہے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو ہر چیز سے پیچھے (باقی رہنے والا) ہے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَبْقَىٰ رَبُّنَا

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہمارا رب سدا رہے گا

وَيَفْنِي وَيَمُوتُ كُلُّ شَيْءٍ

اور ہر شے فنا ہو جائے گی۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جس کی بادشاہی حق ہے، ظاہر ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْيَقِينُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جس کی بادشاہی حق اور یقینی ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عالی قدر صاحبِ عظمت ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بہت بردبار اور کرم کرنے والا ہے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو ساتوں آسمانوں

وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

اور عرش عظیم کا پروردگار ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَكْرَمُ الْأَكْرَمِينَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو سب سے بڑھ کر بخشش کرنے والا ہے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حَبِيبُ التَّوَّابِينَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو توبہ کرنے والوں کا دوست ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَأْحِمُ الْمَسَاكِينِ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ هَادِي الضَّالِّينَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو گمراہوں کا رہنما ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَلِيلُ الْخَائِرِينَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو خیرانوں کو راہ بتانے والا ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَلِيلُ الْمُتَحِيرِينَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بھٹکے ہوؤں کو مقصد پر پہنچانے والا ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَانُ الْخَائِفِينَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو ڈرنے والوں کو امن دینے والا ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ غِيَاثُ الْمُسْتَغِيثِينَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو فریادیوں کا فریاد رس ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَيْرُ النَّاصِرِينَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو سب سے اچھا مددگار ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَيْرُ الْحَافِظِينَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو سب سے اچھا نگہبان ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَيْرُ الْوَارِثِينَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو سب سے اچھا وارث ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَيْرُ الْحَكَمِيِّينَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو سب سے اچھا حاکم ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو سب سے اچھا روزی رسال ہے۔

خَيْرُ الْفَتَحِينَ

جو سب سے اچھا کٹائش دینے والا ہے۔

خَيْرُ الْغَفِيرِينَ

جو سب سے اچھا گناہ بخشنے والا ہے۔

خَيْرُ الرَّحِيمِينَ

جو سب سے اچھا رحم کرنے والا ہے۔

وَحْدًا وَوَعْدًا

جو یکتا ہے اور جس نے اپنے وعدہ کو سچا کیا۔

وَأَعَزَّ جُنْدًا

اور اپنے لشکر کو غالب کیا۔

وَحْدًا وَلَا شَيْءَ بَعْدَهَا

بذات خود اور اس کے بعد کسی شے کا وجود نہیں

أَهْلُ التَّعَبَةِ

جو نعمتوں کا صاحب ہے۔

وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ

فضل و عطا کا مالک ہے اور اچھی صفتوں کے قابل وہی ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

وَنَصَرَ عَبْدًا

اور اپنے بندے کو نصرت دی

وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ

اور کفار کے گروہوں کو شکست دی

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

وَلَهُ الْفَضْلُ

فضل و عطا کا مالک ہے اور اچھی صفتوں کے قابل وہی ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَدَدَ خَلْقِهِ وَزِنَةَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں بہ تعداد اُس کی مخلوق اور عرش

عَرْشِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَمِثْلَ كَلِمَاتِهِ

کے وزن کے برابر، اتنا کہ اللہ کی ذات پسند کرے اور اُس کے کلمات کے برابر۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ صَاحِبُ الْوَحْدَانِيَّةِ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اکیلا ہے، ذات میں یکتا ہے

الْفَرْدَانِيَّةِ الْقَدِيمِيَّةِ الْأَزَلِيَّةِ

صفات میں قدیم ہے۔ ہمیشہ سے ہے،

الْأَبَدِيَّةِ ط لَيْسَ لَهُ ضِدٌّ وَلَا نِدٌّ

ہمیشہ رہے گا۔ نہ کوئی اُس کے مُقابل ہے اور نہ برابر

وَلَا شِبْهُهُ وَلَا شَرِيكَهُ

اور نہ مثل ہے اور نہ شریک۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں۔

لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُجِي

اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کی خوبیاں۔ زندہ کرتا ہے

وَيَبِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِ

اور مارتا ہے۔ اور وہ خود زندہ ہے، اُسے موت نہیں۔ اسی کے ہاتھ

الْخَيْرِ ط وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ط

میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

وَالْيَهُ الْبَصِيرُ ط هُوَ الْأَوَّلُ وَ

اور اسی کی طرف سب کی رجوع ہے۔ وہ سب سے اول ہے، اور

الْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ

سب کے بعد، ظاہر قدرت میں، چھپا ہوا ذات میں۔ اور اُس کو

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ط لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ط

ہر شے کا علم ہے۔ اُس کی مثل کوئی شے نہیں

وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ط حَسْبُنَا

اور وہ سُننا دیکھنا ہے۔ ہمیں اللہ

اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ط نِعْمَ

کافی ہے۔ اور وہی کارساز ہے۔ کیا ہی اچھا

الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ط (سہ بار بخواند)

آقا اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔ (تین بار پڑھے)

عُفْرَانِكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ

اے اللہ تجھی سے ہم بخشش چاہتے ہیں اور تیری طرف رجوع ہے۔

اللَّهُمَّ

اے اللہ!

لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ

جو شے تو عطا کرے

کوئی اس کا روکنے والا نہیں

وَلَا مُعْطِيَ

جو تو روک دے

اور کوئی عطا کرنے والا نہیں

وَلَا رَادَّ

جو تو چاہے

کوئی اس کا پھیرنے والا نہیں

وَلَا يَنْفَعُ

ذَ الْجِدِّ مِنْكَ الْجِدُّ

تیرے مقابل کسی تو نگر کو اس کی تو نگری

اور کوئی فائدہ نہیں دے سکتی

سُبْحَانَ

رَبِّي الْعَلِيِّ الْأَعْلَى الْوَهَّابِ (دو بار)

پاک ہے، بہت بلند، نہایت اعلیٰ، بڑی بخشش والا (دو بار)

سُبْحَانَ

رَبِّي الْعَلِيِّ الْأَعْلَى الْكَرِيمِ الْوَهَّابِ

پاک ہے، بہت بلند، نہایت عالی شان، بخشش اور عطا والا۔

يَا وَهَّابُ

اے بہت بخشش والے

سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ

تیری ذات پاک ہے۔ ہم نے تیری بندگی نہیں کی جیسا چاہتے تھے۔

سُبْحَانَكَ مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ

تیری ذات پاک ہے۔ ہم نے تجھے نہیں پہچانا جیسا کہ چاہتے تھے۔

سُبْحَانَكَ مَا ذَكَرْنَاكَ حَقَّ ذِكْرِكَ

تیری ذات پاک ہے۔ ہم نے تجھے یاد نہیں کیا جیسا کہ چاہتے تھے۔

سُبْحَانَكَ مَا شَكَرْنَاكَ حَقَّ شُكْرِكَ

تیری ذات پاک ہے۔ ہم نے تیرا شکر ادا نہیں کیا جیسا کہ چاہتے تھے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ الْأَزَلِيِّ الْأَزَلِ

پاک ہے وہ اللہ جو ہمیشہ ہمیشہ سے ہے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ الْأَبَدِيُّ الْأَبَدِ

پاک ہے وہ اللہ جو ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔

سُبْحَانَ اللَّهِ الْوَاحِدِ الْوَاحِدِ

پاک ہے وہ اللہ جو اکیلا ہے ذات و صفات میں۔

سُبْحَانَ اللَّهِ الْفَرْدِ الصَّامِدِ

پاک ہے وہ اللہ جو یکتا ہے بے نیاز۔

سُبْحَانَ اللَّهِ رَافِعِ السَّمَوَاتِ

پاک ہے وہ اللہ جو بغیر ستونوں کے آسمانوں کو

بِغَيْرِ عَمَدٍ

قائم کرنے والا ہے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ

پاک ہے وہ اللہ جس نے اختیار نہیں کی

صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا

جوڑو اور نہ اولاد۔

سُبْحَانَ اللَّهِ الَّذِي لَمْ يَلِدْ

پاک ہے وہ اللہ جس کی کوئی اولاد نہیں

وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُن لَّهُ

اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کے

كُفُوًا أَحَدٌ

برابر کا ہے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ

پاک ہے اللہ، وہ بادشاہ ہے نہایت پاک۔

سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ

پاک ہے جسمانی اور روحانی بادشاہی کا مالک۔

سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ

پاک ہے عزت اور بڑائی والا،

وَالْقُدْرَةِ وَالْهِيبَةِ وَالْجَلَالِ

اور قدرت و ڈبڈبے والا، اور بزرگی

وَالْجَمَالِ وَالْكَمَالِ وَالْبَقَاءِ وَ

اور خوبی اور کمالات والا ہمیشہ رہنے والا، تعریف

الْتَّنَاءِ وَالضِّيَاءِ وَالْإِلَآءِ

کے لائق اور روشنی والا۔ خاص و عام

وَالنَّعْمَاءِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبْرُوتِ ط

نعمتوں کا مالک۔ ذاتی اور صفاتی بزرگی والا۔

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَنَامُ

پاک ہے بادشاہ (ایسا) زندہ جو نہ سوتا ہے

وَلَا يَمُوتُ ط سُبُوْحٌ قَدُوسٌ و

اور نہ مرتا ہے۔ بہت ہی پاک ذات ہے

رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ ط

ہمارا رب، اور فرشتوں اور ارواح کا رب،

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا

اللہ کی ذات پاک ہے اور سب خوبیاں اللہ کو ہیں۔ اور اللہ کے

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ

سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے۔ گناہ سے بچنے

وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ط

اور نیکی کرنے کی طاقت خدائے بزرگ و برتر کی توفیق کے سوا ممکن نہیں۔

اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الَّذِي

اے اللہ تو ہی سچا اور حقیقی بادشاہ ہے، جس کے سوا

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

کوئی	معبود	منہیں۔
جَلَّ جَلَالُهُ	جَلَّ جَلَالُهُ	وَجَلَّ جَلَالُهُ
يَا اللَّهُ	يَا رَحْمَنُ	يَا رَحِيمُ
اے اللہ!	اے بہت بخش کرنے والے	اے نہایت مہربان
جَلَّ جَلَالُهُ	عِزُّهُ وَوَجَلَّ جَلَالُهُ	جَلَّ جَلَالُهُ
يَا مَلِكُ	يَا قُدُّوسُ	يَا سَلَامُ
اے بادشاہ	اے پاک ذات	اے بے غیب
وَجَلَّ جَلَالُهُ	وَجَلَّ جَلَالُهُ	وَجَلَّ جَلَالُهُ
يَا مُؤْمِنُ	يَا مُهَيَّبُ	يَا عَزِيزُ
اے امان دینے والے	اے نگہبان	اے زبردست
جَلَّ جَلَالُهُ	جَلَّ جَلَالُهُ	جَلَّ جَلَالُهُ
يَا جَبَّارُ	يَا مُدْكَبِرُ	يَا خَالِقُ
اے ہمارے نقصان پورا کرنے والے	اے بڑائی والے	اے پیدا کرنے والے
جَلَّ جَلَالُهُ	جَلَّ جَلَالُهُ	جَلَّ جَلَالُهُ
يَا بَارِئُ	يَا مُصَوِّرُ	يَا غَفَّارُ
اے بے نمونہ پیدا کرنے والے	اے صورت بنانے والے	اے نختے والے
جَلَّ جَلَالُهُ	جَلَّ جَلَالُهُ	جَلَّ جَلَالُهُ
يَا قَهَّارُ	يَا وَهَّابُ	يَا رِزَّاقُ
اے غالب	اے بہت عطا کرنے والے	اے بہت روزی دینے والے
جَلَّ جَلَالُهُ	جَلَّ جَلَالُهُ	جَلَّ جَلَالُهُ
يَا فَتَّاحُ	يَا عَلِيمُ	يَا قَابِضُ
اے مشکل کھولنے والے	اے جاننے والے	اے تنگ کرنے والے

يَا بَاسِطٌ ^{جَلَّ جَلَالُهُ} يَا خَافِضٌ ^{جَلَّ جَلَالُهُ} يَا رَافِعٌ ^{جَلَّ جَلَالُهُ}

اے کھولنے والے اے نیچا کرنے والے اے اونچا کرنے والے

يَا مُعِزٌّ ^{جَلَّ جَلَالُهُ} يَا مُدِلٌّ ^{جَلَّ جَلَالُهُ} يَا سَمِيعٌ ^{جَلَّ جَلَالُهُ}

اے عزت بخشنے والے اے ذلت دینے والے اے سُننے والے

يَا بَصِيرٌ ^{جَلَّ جَلَالُهُ} يَا حَكِيمٌ ^{جَلَّ جَلَالُهُ} يَا عَدْلٌ ^{جَلَّ جَلَالُهُ}

اے دیکھنے والے اے حاکم اے بڑے عادل

يَا لَطِيفٌ ^{جَلَّ جَلَالُهُ} يَا خَبِيرٌ ^{جَلَّ جَلَالُهُ} يَا حَلِيمٌ ^{جَلَّ جَلَالُهُ}

اے باریک بین اے خبردار اے بردبار

يَا عَظِيمٌ ^{جَلَّ جَلَالُهُ} يَا غَفُورٌ ^{جَلَّ جَلَالُهُ} يَا شَكُورٌ ^{جَلَّ جَلَالُهُ}

اے عظمت والے اے بخشنے والے اے قدردان

يَا عَلِيٌّ ^{جَلَّ جَلَالُهُ} يَا كَبِيرٌ ^{جَلَّ جَلَالُهُ} يَا حَفِيفٌ ^{جَلَّ جَلَالُهُ}

اے عالی شان اے سب سے فاتح اے نگہبان

يَا مُقِيتٌ ^{جَلَّ جَلَالُهُ} يَا حَسِيبٌ ^{جَلَّ جَلَالُهُ} يَا حَلِيلٌ ^{جَلَّ جَلَالُهُ}

اے روزی دینے والے اے کفایت کرنے والے اے بزرگ ذات

يَا كَرِيمٌ ^{جَلَّ جَلَالُهُ} يَا رَقِيبٌ ^{جَلَّ جَلَالُهُ} يَا مُجِيبٌ ^{جَلَّ جَلَالُهُ}

اے سخی اے نگہبان اے دعا قبول کرنے والے

يَا وَاسِعٌ

اے کُشادہ بخشش والے

يَا مَجِيدٌ

اے بُزرگی والے

يَا حَقٌّ

اے خُدائی کے لائق

يَا مَتِينٌ

اے اُستوار کار

يَا مُحْصِيٌّ

اے زور آور

يَا مُحْيِيٌّ

اے زنده کرنے والے

يَا قَيُّوْمٌ

اے قائم بالذات

يَا وَاحِدٌ

اے یکتا صفات میں

يَا حَكِيمٌ

اے حکمت والے

يَا بَاعِثٌ

اے مُردوں کو اُٹھانے والے

يَا وَكِيْلٌ

اے کارساز

يَا وَوَلِيٌّ

اے مدد دینے والے

يَا مُبْدِيٌّ

اے پیدا کرنے والے

يَا مُبِيْتٌ

اے مارنے والے

يَا وَاجِدٌ

اے تو نگر

يَا اَحَدٌ

اے یکتا ذات میں

يَا وَدُوْدٌ

اے دوست

يَا شَهِيدٌ

اے حاضر و ناظر

يَا قَوِيٌّ

اے قوت والے

يَا حَبِيْبٌ

اے خوبوں والے

يَا مُعِيْدٌ

اے دوبارہ پیدا کرنے والے

يَا حَيٌّ

اے زنده ذات

يَا مُاجِدٌ

اے بُزرگوار

يَا صَبَدٌ

اے بے نیاز

يَا قَادِرُ ^{جَلَّ جَلَالُهُ} يَا مُقْتَدِرُ ^{جَلَّ جَلَالُهُ} يَا مُقَدِّمُ ^{جَلَّ جَلَالُهُ}

اے قدرت والے اے اقتدار والے اے تقدیم والے

يَا مُؤَخِّرُ ^{جَلَّ جَلَالُهُ} يَا أَوَّلُ ^{جَلَّ جَلَالُهُ} يَا آخِرُ ^{جَلَّ جَلَالُهُ}

اے تاخیر والے اے سب سے اول اے سب کے بعد

يَا ظَاهِرُ ^{جَلَّ جَلَالُهُ} يَا بَاطِنُ ^{جَلَّ جَلَالُهُ} يَا وَالِي ^{جَلَّ جَلَالُهُ}

اے ظاہر قدرت میں اے چھپے ہوئے ذات میں اے والی

يَا مُتَعَالَى ^{جَلَّ جَلَالُهُ} يَا بَرُّ ^{جَلَّ جَلَالُهُ} يَا تَوَّابٌ ^{جَلَّ جَلَالُهُ}

اے برتر اے بہت نیکو کار اے توبہ قبول کرنے والے

يَا مُنْعِمٌ ^{جَلَّ جَلَالُهُ} يَا مُنْتَقِمٌ ^{جَلَّ جَلَالُهُ} يَا عَفْوٌ ^{جَلَّ جَلَالُهُ}

اے انعام والے اے بدلہ لینے والے اے معاف کرنے والے

يَا رُؤُوفٌ ^{جَلَّ جَلَالُهُ} يَا مَالِكُ الْمُلْكِ ^{جَلَّ جَلَالُهُ}

اے بہت مہربان اے جہان کے مالک

يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ^{جَلَّ جَلَالُهُ} يَا رَبُّ ^{جَلَّ جَلَالُهُ}

اے بزرگی اور بڑائی کے صاحب اے پروردگار

يَا مُقْسِطٌ ^{جَلَّ جَلَالُهُ} يَا جَامِعٌ ^{جَلَّ جَلَالُهُ} يَا غَنِيٌّ ^{جَلَّ جَلَالُهُ}

اے انصاف والے اے قیامت کو اکٹھا کرنے والے اے بے پرواہ

يَا مُغْنِي ^{جَلَّ جَلَالُهُ} يَا مُعْطِي ^{جَلَّ جَلَالُهُ} يَا مَانِع ^{جَلَّ جَلَالُهُ}

اے بے پرواہ کرنے والے اے عطا کرنے والے اے باز رکھنے والے

يَا ضَار ^{جَلَّ جَلَالُهُ} يَا نَافِع ^{جَلَّ جَلَالُهُ} يَا نَوْر ^{جَلَّ جَلَالُهُ}

اے ضرر پہنچانے والے اے نفع بخشنے والے اے روشن کرنے والے

يَا هَادِي ^{جَلَّ جَلَالُهُ} يَا بَدِيع ^{جَلَّ جَلَالُهُ} يَا بَاقِي ^{جَلَّ جَلَالُهُ}

اے رہنما اے ایجاد کرنے والے اے سدا رہنے والے

يَا وَاْرث ^{جَلَّ جَلَالُهُ} يَا رَشِيْد ^{جَلَّ جَلَالُهُ} يَا صَبُوْر ^{جَلَّ جَلَالُهُ}

اے میراث لینے والے اے راہ دکھانے والے اے صبر والے

يَا صَادِق ^{جَلَّ جَلَالُهُ} يَا سِتَار ^{جَلَّ جَلَالُهُ}

اے سچے اے پردہ پوش

يَا مَنْ

اے وہ خدا

تَقَدَّسَتْ ^{پاک ہے} عَنِ الْأَشْبَاكِذَاتِ ^{ہمسروں سے جس کی ذات}

وَتَنَزَّهَتْ ^{پاک ہے} عَنِ مُمَثَّلَاتِ الْأَمْثَالِ ^{مُثَابَهَاتِ} صِفَاتِهِ ^{مَثَلوں کی مُثَابَهَاتِ سے جس کی صِفَاتِ}

اور پاکیزہ ہیں مثلوں کی مُثَابَهَاتِ سے جس کی صِفَاتِ

يَا مَنْ

اے وہ خدا

دَلَّتْ عَلَىٰ وَحْدَانِيَّتِهِ اَيْتُهُ

رہنما ہیں جس کی یکتائی پر اُس کی قدرت کے نشان

وَشَهِدَاتٍ بِرَبُّوِيَّتِهِ مَصْنُوعَاتُهُ

اور گواہ ہیں جس کی ربوبیت پر اُس کی صنعتیں

وَاحِدًا لَّامِنُ قَلَّةٍ وَمَوْجُودًا لَّامِنُ عِلَّةٍ

واحد ہے بلا کسی کمی کے اور موجود ہے بلا کسی سبب کے

يَا مَنْ

اے وہ خدا

هُوَ يَالْبِرِّ مَعْرُوفٌ وَيَالْاِحْسَانِ مَوْصُوفٌ

جو نیکیوں سے مشہور ہے اور خوبیوں سے موصوف ہے۔

مَعْرُوفٌ بِلَا غَايَةَ وَمَوْصُوفٌ بِلَا نِهَايَةَ

ایسا مشہور جس کی انتہا نہیں اور موصوف جس کی نہایت نہیں۔

اَوَّلٌ قَدِيمٌ بِلَا اِبْتِدَاءٍ وَاٰخِرٌ كَرِيمٌ بِلَا اِنْتِهَاءٍ

وہ ایسا پہلا ہے جس کی قدامت کی ابتدا نہیں اور ایسا آخری تر گوار ہے جس کی انتہا نہیں

وَعَفْرَ ذُنُوبِ الْمُذْنِبِينَ كَرَمًا وَجَمًا

وہ بخشش و بُردباری سے گناہگاروں کے گناہ مُعاف کر دیتا ہے

يَا مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ

اے وہ خدا جس کی مثل کوئی شے نہیں۔ اور وہی

السَّيِّعُ الْبَصِيرُ

سننے دیکھنے والا ہے۔

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

ہمیں اللہ کافی ہے اور اچھا کارساز ہے

نِعْمَ الْبَوَلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ

اچھا صاحب اور اچھا مددگار ہے۔

عُفْرَانِكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ

خدا یا ہم تیری مدد چاہتے ہیں۔ اور تیری طرف رُجوع ہے۔

اللَّهُمَّ

يَا دَائِمًا بِلَا فَنَاءٍ وَيَا قَائِمًا بِلَا زَوَالٍ

اے سدا رہنے والے جس کو فنا نہیں اور اے ہمیشہ رہنے والے لازوال

وَيَا مُدَبِّرَ الْأَزْوَاجِ

اور اے کسی وزیر کے بغیر تدبیر کرنے والے۔

سِرِّهِمْ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ وَالِدَيْنَا كُلِّ عَسِيرٍ

ہم پر اور ہمارے ماں باپ پر ہر مشکل آسان کر دے۔

لَا أَحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ

میں تیری خوبیوں کو گن نہیں سکتا۔

أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَىٰ نَفْسِكَ

تو ایسا ہے جیسا کہ تو نے خود اپنی خوبیاں بیان کی ہیں۔

عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ

عزت والا ہے جس نے تیری پناہ لی اور تیری خوبیاں بڑی ہیں۔

وَلَقَدْ سَتَّ اسْمَاءُكَ وَعَظَمَ شَانُكَ

اور تیرے نام پاک ہیں اور تیری شان بڑی ہے۔

وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

يَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ بِقُدْرَتِهِ

اللہ جو چاہتا ہے اپنی قدرت سے کرتا ہے۔

وَيَحْكُمُ مَا يُرِيدُ بِعِزَّتِهِ

اور حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے اپنی عزت سے۔

الْأَلَىٰ إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ

سُنُوا اللّٰهُ هِيَ كِي طَرْفِ سَبْ كَامُوْنَ كِي رُجُوْعِ هِيَ۔

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ

اُس كِي ذَاتِ كِي عِلَاوَهٗ هَر شَيْءٌ هَلَاكٌ هُونِي وَالِي هِيَ۔

لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ

اُسِي كَا حَكْمُ هِيَ۔ اُور اُسِي كِي طَرْفِ تَمُّ پَهْرِ جَاوَكِي۔

فَسِيكَفِي كَرُمِ اللّٰهِ

قَرِيْبِ هِيَ كِي كَيْتِي شَرَّ اَعْدَامِ سِي اَللّٰهُ كِفَايْتِ كَرِي كَا۔

وَهُوَ السَّيِّعُ الْعَلِيمُ

اُوهُ وُوْهِي سُنْتَا جَانْتَا هِيَ۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَكَفَىٰ

هَمِيْنِ اَللّٰهُ نَسْ هِيَ اُور وُوْهِي كَافِي هِيَ۔

سَاءَ لِيْمِنَ دَعَا

اُور اَللّٰهُ سُنْتَا هِيَ جُو اُس كُو پِيكَارِي۔

وَلَيْسَ وَرَاءَ اللَّهِ مُنْتَهَىٰ

اور کوئی نہیں جس کی اللہ کے سوا آرزو کی جائے۔ جس نے

مِنَ اعْتَصَمَ بِاللَّهِ فَقَدْ نَجَىٰ

اللہ تعالیٰ کا سہارا پکڑا پس اُسے نجات مل گئی

وَسُبْحَانَ مَنْ لَّمْ يَزَلْ رَبًّا رَحِيمًا

وہ پاک ہے جو سدا مہربان پروردگار ہے۔

وَلَا يَزَالُ كَرِيمًا

اور اُس کی بخششوں کو زوال نہیں۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بردبار اور بخشش والا ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو ہمیشہ سے ہمیشہ تک زندہ اور قائم ہے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو برتر اور بزرگ ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَنَّانُ الْعَلِيمُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو بڑا احسان کرنے والا جاننے والا ہے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْقُدُّوسُ الْقَدِيمُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑا ہی پاک اور قدیم ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْوَاسِعُ الْحَكِيمُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو وسیع بخشش والا حکیم ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو رحمن اور رحیم ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو سمیع و علیم ہے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ

اللہ پاک ہے اور برکت والا ہے۔ (ساتوں) تسبیحوں

السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

کا رب ہے۔ اور عرش عظیم کا پروردگار ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

اور سب خوبیاں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں،

إِلَهًا وَاحِدًا أَحَدًا أَصَدًا

ایک معبود، ذات و صفات میں یکتا، بے نیاز،

فَرْدًا وَتَرًا حَيًّا قَيُّومًا

یگانہ، طاق، زندہ، قائم بالذات

دَائِمًا أَبَدًا

ہمیشہ ابدالابد رہنے والا۔

لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَدًّا

جس نے اختیار نہیں کئے جوڑو اور بچے

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ

اور نہ کوئی بادشاہی میں اُس کا شریک ہے۔

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِّنَ الدُّنْيَا

اور نہ اُسے ذلت ہے کہ حمایتی کی ضرورت ہو

وَكَبِيرَةٌ تَقْبِضُ يَدَ اللَّهِ الْكَبِيرِ سَبَّاحًا

اور پوری پوری بزرگی اُسی کی بیان کرو۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ (تین بار)

حَسْبُنَا اللَّهُ لِدِينِنَا

اللہ ہی کافی ہے۔ ہمیں ہمارے دین میں

لِدُنْيَانَا

ہمیں ہماری دُنیا میں

لِمَا آهَمَنَا

اس امر میں جو ہمیں غمگیں کرے۔

لِمَنْ بَغَى عَلَيْنَا

اس شخص کے لیے جو ہم پر ظلم کرے۔

لِمَنْ حَسَدَنَا

اُس شخص کے لیے جو ہم سے حسد کرے۔

لِمَنْ كَادَنَا بِالسُّوءِ

اُس شخص کے لیے جو ہمارے لئے بُری تجویز سوچے۔

عِنْدَ الْمَوْتِ

موت کے وقت۔

عِنْدَ الْقَبْرِ

قبر کے عالم میں۔

عِنْدَ الْحِسَابِ

حساب کتاب کے وقت۔

حَسْبُنَا اللَّهُ

ہمیں اللہ ہی کافی ہے

حَسْبُنَا اللَّهُ

ہمیں اللہ ہی کافی ہے

حَسْبُنَا اللَّهُ

ہمیں اللہ ہی کافی ہے

حَسْبُنَا اللَّهُ

ہمیں اللہ ہی کافی ہے

حَسْبُنَا اللَّهُ

ہمیں اللہ ہی کافی ہے

حَسْبُنَا اللَّهُ

ہمیں اللہ ہی کافی ہے

حَسْبُنَا اللَّهُ

ہمیں اللہ ہی کافی ہے

حَسْبُنَا اللَّهُ

ہمیں اللہ ہی کافی ہے

حَسْبُنَا اللَّهُ عِنْدَ الْمَسْأَلِ

ہمیں اللہ ہی کافی ہے سوال و جواب کے وقت۔

حَسْبُنَا اللَّهُ عِنْدَ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ

ہمیں اللہ ہی کافی ہے حشر و نشر کے وقت۔

حَسْبُنَا اللَّهُ عِنْدَ الصَّرَاطِ

ہمیں اللہ ہی کافی ہے پل صراط سے گزرتے وقت۔

حَسْبُنَا اللَّهُ عِنْدَ الْمِيزَانِ

ہمیں اللہ ہی کافی ہے ترازو میں اعمال ٹیلنے کے وقت۔

حَسْبُنَا اللَّهُ عِنْدَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

ہمیں اللہ ہی کافی ہے جنت و دوزخ کے (فیصلے کے) وقت۔

حَسْبُنَا اللَّهُ عِنْدَ اللَّقَاءِ

ہمیں اللہ ہی کافی ہے دیدار (الہی) کے وقت۔

حَسْبِيَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

ہمیں وہ اللہ ہی کافی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ

میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں۔ اور وہ ہی عرشِ عظیم

الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ط

کا پروردگار ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا عَظَمَ اللَّهُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ پاک ہے۔ اللہ کس قدر بڑا ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا أَحْلَمَ اللَّهُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ پاک ہے۔ اللہ کس قدر بڑا ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا أَكْرَمَ اللَّهُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ پاک ہے۔ اللہ کس قدر برگزیدہ ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں،

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ حَقًّا اللَّهُمَّ

(حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے سچے رسول ہیں۔ اے اللہ رحمت

صَلِّ عَلَيَّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ

بیچ ہمارے سردار (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور سیدنا (حضرت)

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرْنَا

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل اولاد پر، جب کہ ذکر کریں ان کو

الذَّاكِرُونَ ﴿۸۶﴾ وَصَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

یاد کرنے والے۔ اور رحمت بھیج ہمارے سردار (حضرت) محمد

وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلِّهَا

(صلی اللہ علیہ وسلم) پر۔ اور سیدنا (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل پر جب کہ

غَافِلٌ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ ﴿۸۷﴾

غافل لوگ اُن کی یاد سے غافل ہوں۔

رَضِيْنَا

ہم راضی ہو گئے

بِاللَّهِ تَعَالَى رَبَّنَا

اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر

وَبِالْإِسْلَامِ دِينِنَا

اور اسلام کے دین ہونے پر

وَبِالْقُرْآنِ إِمَامِنَا

اور قرآن کے امام ہونے پر

وَبِالصَّلَاةِ فَرِيضَتِنَا

اور نماز کے فرض ہونے پر

وَبِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

اور ہمارے سردار (حضرت) محمد

نَبِيِّنَا وَرَسُولِنَا

کے نبی اور رسول ہونے پر۔

وَبِالْكَعْبَةِ قِبْلَتِنَا

اور کعبہ کے قبلہ ہونے پر

وَيَا مُؤْمِنِينَ إِخْوَانًا

اور مومنین کے باہم بھائی ہونے پر۔

وَيَسِيدِنَا الصِّدِّيقَ

اور سیدنا (حضرت ابوبکر) صدیق،

وَسَيِّدِنَا الْفَارُوقَ

اور سیدنا (حضرت عمر) فاروق،

وَسَيِّدِنَا (حَضْرَتِ عُثْمَانَ) ذِي النُّورَيْنِ

أَيُّمَةَ الْهَادِيَيْنِ

ہادی و امام ہونے پر۔

وَسَيِّدِنَا الرِّضْوَى

اور سیدنا (حضرت علی) مرتضیٰ کے

عَلَيْهِمَا أَجْمَعِينَ

سب پر

رِضْوَانُ اللَّهِ تَعَالَى

رضامندی ہو اللہ تعالیٰ کی

مَرْحَبًا

مبارک ہو

يَا صَبَاحَ الْجَدِيدِ

نئی صبح، اور نیک دن۔

وَيَا أَيُّومَ السَّعِيدِ

اور دونوں فرشتے لکھنے والے گواہ عادل تم دونوں پر

وَيَا الْمَلَائِكِينَ الْكَاتِبِينَ الشَّاهِدِينَ الْعَادِلِينَ

ہمارے اس دن میں تم دونوں پر اللہ تعالیٰ کا سلام ہو۔

اُكْتُبَا فِي اَوَّلِ صَحِيفَتِنَا

تم ہمارے اعمال نامہ کے شروع میں یہ کلمہ لکھ دو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَاَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اور میں اقرار کرتا ہوں کہ اللہ وحدہ لا شریک

وَحَدَّ لَا شَرِیْكَ لَهٗ

کے سوا کوئی معبود نہیں

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

اور میں اقرار کرتا ہوں کہ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

عَبْدٌ وَّرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ

اُس کے بندے اور رسول ہیں جنہیں اُس نے

بِالرُّهْدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ

پہایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا، تاکہ

عَلٰی الدِّیْنِ کُلِّهٖ

دین (اسلام) کو سب ادیان پر غالب کر دے

وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ طَعَلَىٰ هٰذِهِ

گو مشرک ناخوش ہی ہوں۔ ہم اسی

الشَّهَادَةِ نَحْيًا وَعَلَيْهَا نَمُوتُ

اقرار پر زندگی بسر کرتے ہیں اور اسی پر مریں گے۔

وَعَلَيْهَا نُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت کو اسی پر اٹھیں گے۔

اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ

میں ہر مخلوق کی بدی سے اللہ تعالیٰ کے سب

كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

کامل تاثیر کلمات کے ساتھ پناہ لیتا ہوں۔

بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرَ الْأَسْمَاءِ

اللہ کے نام کے ساتھ جو سب ناموں سے بہتر ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْأَرْضِ وَرَبِّ السَّمَاءِ

اللہ کے نام کے ساتھ جو زمین و آسمان کا پروردگار ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ

اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے مقابل کوئی

شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ

شے زمین و آسمان میں ہرگز ضرر نہیں پہنچا سکتی

وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ط الْحَمْدُ

اور وہ سُناتا ہے جانتا ہے۔ سب خوبیاں اُس

لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا مَاتْنَا

اللہ کو جس نے ہمیں مرنے (سونے) کے زندہ کیا (یعنی جگایا)

وَالِيهِ الْبَعْثُ وَالنَّشُورُ

اور اُسی کی طرف پھر جی اُٹھنا اور جانا ہے

أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ

صبح کی ہم نے اور صبح کی تمام مُلک نے اللہ کے لیے۔

وَالْعِزَّةُ وَالْعَظِيمَةُ وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْجَبْرُوتُ

اور عزت اور عظمت اور بڑائی، اور بُزرگی،

وَالسُّلْطَانُ وَالْبُرْهَانُ لِلَّهِ

اور غلبہ اور حُجّت اللہ ہی کے لیے ہے۔

وَالْأَلَاءُ وَالنِّعْمَاءُ لِلَّهِ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ لِلَّهِ

اور ظاہری باطنی نعمتیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور رات اور دن اللہ ہی کے لیے ہیں۔

وَمَا سَكَنَ فِيهِمَا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ط

اور جو کچھ داخل ہے ان دونوں میں صرف خدا نے واحد و غالب کے لئے ہی ہے

أَصْبَحْنَا

صبح کی ہم نے

وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ

اور کلمہ اخلاص (یعنی لا الہ الا اللہ) پر

عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ

فطرت اسلام پر

سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا

اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَعَلَى دِينِ

اور اپنے سردار مُحَمَّدٍ الْمَصْطَفَى

(حضرت محمد مصطفیٰ)

أَبِينَا سَيِّدِنَا

سیدنا (حضرت)

وَعَلَى مِلَّتِ

اور اپنے باپ

إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَنِيفًا

ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر، جو یک طرفہ

مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ط

مسلمان تھے اور مشرکین میں سے نہیں تھے۔

صَلَوَاتُ اللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَ

رحمتیں ہوں اللہ کی اور اُس کے فرشتوں کی اور

رُسُلِهِ وَرُسُلِهِ وَحَمَلَةَ عَرْشِهِ

اُس کے نبیوں اور رُسُلوں کی اور حاملین عرش کی

وَجَمِيعِ خَلْقِهِ عَلَى سَيِّدِنَا

اور اس کی تمام مخلوقات کی۔ ہمارے سردار

وَمُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ

(حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور اُن کی تمام آل و صحاب

أَجْمَعِينَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ

پر۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اُن سب پر

السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

اللہ کا سلام اور رحمتیں و برکتیں نازل ہوں۔

الصَّلَاةِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار،

الصَّلَاةِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار،

يَا حَبِيبِ اللَّهِ

اے اللہ کے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار،

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار،

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار،

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار،

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار،

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار،

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار،

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار،

يَا خَلِيلَ اللَّهِ

اے اللہ کے دوست (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

يَا نَبِيَّ اللَّهِ

اے اللہ کے نبی (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

يَا صَفِيَّ اللَّهِ

اے اللہ کے چنے ہوئے (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

يَا خَيْرَ خَلْقِ اللَّهِ

اے اللہ کی خلقت میں سب سے بہتر (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

يَا مَنْ اخْتَارَهُ اللَّهُ

اے اللہ کے اختیار کیے ہوئے (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

يَا مَنْ ارْسَلَهُ اللَّهُ

اے اللہ کے بھیجے ہوئے (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

يَا مَنْ زَيَّنَّهُ اللَّهُ

اے اللہ کے زینت دیئے ہوئے (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

يَا مَنْ شَرَّفَهُ اللَّهُ

اے اللہ کے بزرگ کیے ہوئے (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

يَا مَنْ كَرَّمَهُ اللهُ

اے اللہ کے معزز کیے ہوئے (صلی اللہ علیہ وسلم)

يَا مَنْ عَظَّمَهُ اللهُ

اے اللہ کے عظمت دینے ہوئے (صلی اللہ علیہ وسلم)

يَا سَيِّدَ الرُّسُلِ

اے رسولوں کے سردار (صلی اللہ علیہ وسلم)

يَا إِمَامَ الْمُتَّقِينَ

اے پرہیزگاروں کے امام (صلی اللہ علیہ وسلم)

يَا خَاتِمَ النَّبِيِّينَ

اے نبیوں کے ختم کرنے والے (صلی اللہ علیہ وسلم)

يَا شَفِيعَ الْمَذْنِبِينَ

اے گنہگاروں کے شفاعت کرنے والے (صلی اللہ علیہ وسلم)

يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

اے دلوں جہانوں کیلئے رحمت (صلی اللہ علیہ وسلم)

يَا رَسُولَ رَبِّ الْعَالَمِينَ

اے دلوں جہانوں کے پروردگار کے بھیجے ہوئے (صلی اللہ علیہ وسلم)

يَا مَنْ كَرَّمَهُ اللهُ

اے اللہ کے معزز کیے ہوئے (صلی اللہ علیہ وسلم)

يَا مَنْ عَظَّمَهُ اللهُ

اے اللہ کے عظمت دینے ہوئے (صلی اللہ علیہ وسلم)

الصلوة والسلام عليك يا سيدي

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار،

الصلوة والسلام عليك يا سيدي

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار،

الصلوة والسلام عليك يا سيدي

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار،

الصلوة والسلام عليك يا سيدي

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار،

الصلوة والسلام عليك يا سيدي

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار،

الصلوة والسلام عليك يا سيدي

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار،

الصلوة والسلام عليك يا سيدي

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار،

الصلوة والسلام عليك يا سيدي

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار،

الصلوة والسلام عليك يا سيدي

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار،

صَلَاةُ اللَّهِ تَعَالَى وَمَلِيكَتِهِ وَأَنْبِيَآئِهِ وَ

رَحْمَتِينَ هُوں اللہ تعالیٰ کی اور اُس کے فرشتوں کی اور اُس کے نبیوں اور

رُسُلِهِ وَحَمَلَةَ عَرْشِهِ وَجَمِيعَ خَلْقِهِ عَلَى

رُسُولوں کی اور عرش کے اُٹھانے والے فرشتوں اور سب مخلوقات کی اور

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

ہمارے سردار (حضرت) محمد (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) پر اور آپ کی آل اور تمام اصحاب پر۔

عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

آنحضرت پر اور ان سب پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي

اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار (حضرت) محمد (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) پر پہلوں

الْأَوَّلِينَ وَصَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

میں۔ اور رحمت بھیج ہمارے سردار (حضرت) محمد (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

فِي الْآخِرِينَ وَصَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا

پر پچھلوں میں۔ اور رحمت بھیج ہمارے سردار (حضرت) محمد

مُحَمَّدٍ فِي الْمَلَأِ الْأَعْلَى إِلَى يَوْمِ

(صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) پر فرشتوں کے گروہِ اعلیٰ میں قیامت کے

الدِّينِ وَصَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

دن تک۔ اور دُرُود بھیج ہمارے سردار (حضرت) محمد (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

فِي كُلِّ وَقْتٍ وَحِينَ وَصَلِّ عَلَى

پر ہر وقت اور ہر ساعت میں۔ اور دُرُود بھیج تمام

جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَ

نبیوں اور رسولوں (علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام) پر اور

عَلَى مَلَائِكَتِكَ الْمُقْرَبِينَ وَعَلَى

اپنے مُقْرَب فرشتوں پر۔ اور اپنے

عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ وَعَلَى أَهْلِ

نیک بندوں پر۔ اور اپنے سب

طَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ وَأَرْحَمَنَا

بندگی کرنے والوں پر۔ اور رحم فرما

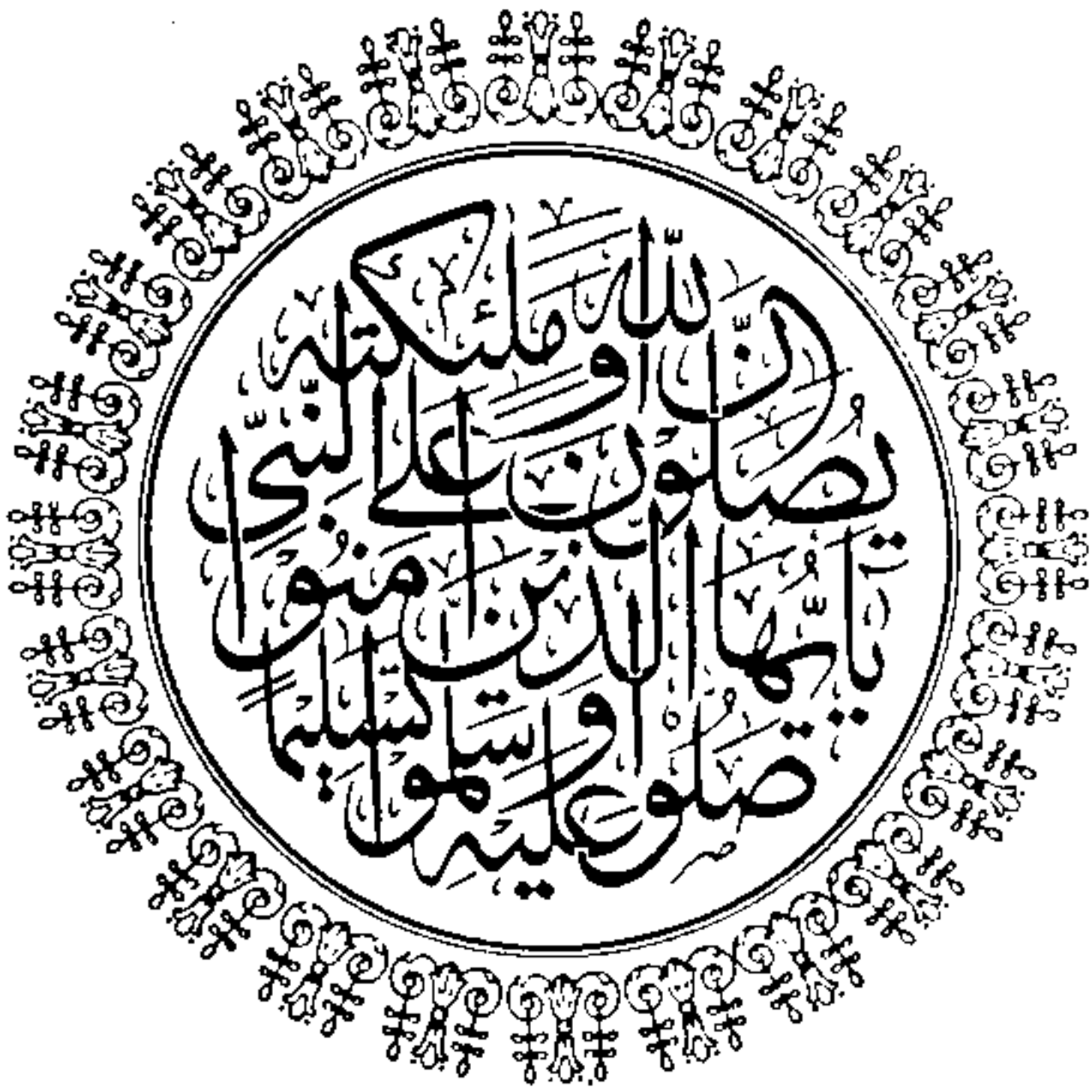
مَعَهُمْ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ

ہم پر بھی اُن کے ساتھ اپنی مہربانی سے اے سب سے بڑھ کر

الرَّاحِمِينَ

مہربان۔

کتابت



دُعَاةُ رِقَابِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بخشنے والا مہربان ہے

اللَّهُمَّ يَا مَالِكَ الرِّقَابِ

اے اہل عالم کی گردنوں کے مالک!

وَيَا مُفْتِحِ الابْوَابِ

اور اے رحمت کے دروازے کھولنے والے

وَيَا مُسَبِّبِ الاسبَابِ

اور اے سبب بنانے والے

لَا نَسْتَطِيعُ لَهُ طَلَبًا

جس کو ہم طلب نہ کر سکتے ہوں۔

وَيَا مُفْتِحِ الابْوَابِ

اور اے رحمت کے دروازے کھولنے والے

هِيَ لَنَا سَبَبًا

ہمارے لئے کوئی ایسا سبب بنا

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا

اے اللہ ہمیں ایسا بنا دے کہ

اَمِنِينَ بِعَدْلِكَ

تیرے عدل کے سبب محفوظ رہیں

مَشْغُولِينَ بِاَمْرِكَ

تیرے ہی کام میں مشغول رہیں

اَلْسَيِّئِينَ بِكَ

تجھ سے نو لگاتے رہیں

رَاضِينَ بِقَضَائِكَ

تیری قضا پر راضی رہیں

قَانِعِينَ لِعَطَائِكَ

تیری بخششوں پر قانع رہیں

مُتَلَذِّذِينَ بِذِكْرِكَ

تیرے ذکر میں لذت پائیں

فَرِحِينَ بِكِتَابِكَ

تیری کتاب میں فرحت پائیں

مُنَاجِينَ بِكَ فِي أَنْعَاءِ اللَّيْلِ

تجھ پکارتے رہیں رات کے پہروں میں

وَأَطْرَافِ النَّهَارِ

اور دن کے گوشوں میں

مُبْغِضِينَ لِلدُّنْيَا وَمُحِبِّينَ لِلْآخِرَةِ

دنیا سے رُکش ہو جائیں اور آخرت سے پیار کریں

اَلْسَيِّئِينَ مِنْ خَلْقِكَ

تیری مخلوق سے بے نیاز رہیں

مُسْتَوْحِشِينَ عَنْ غَيْرِكَ

سوائے تیرے غیروں سے دل نہ لگائیں

صَابِرِينَ عَلَى بَلَائِكَ

تیری طرف سے آزمائشوں پر صابر رہیں

شَاكِرِينَ لِنِعْمَاتِكَ

تیری نعمتوں پر شاکر رہیں

مُشْتَاقِينَ إِلَىٰ لِقَائِكَ ۖ مُتَوَجِّهِينَ إِلَىٰ جَنَابِكَ

تیرے دیدار کے آرزو مند رہیں تیری بارگاہ کی طرف متوجہ رہیں

مُسْتَعِدِّينَ لِلْمَوْتِ

موت کے لئے تیار رہیں

رَبَّنَا وَإِنَّا مَا وَعَدُتَّنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ

اے ہمارے پروردگار! اپنے پیغمبروں کی زبان سے تو نے جو وعدہ فرمایا ہے وہ

وَلَا تَخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ

عطا فرما اور قیامت کی رسوائی سے بچا بے شک تو

لَا تُخْلِفُ الْبِعَادَ ۗ

وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

اللَّهُمَّ اجْعَلِ التَّوْفِيقَ رَفِيقَنَا

اے اللہ! اپنی توفیق کو بنا دے

وَالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ

اور سیدھے راستے کو بنا

اللَّهُمَّ أَوْصِلْنَا إِلَىٰ مَقَاصِدِنَا

اے اللہ! ہمیں کامیاب بنا ہمارے مقاصد میں

وَتُوبَ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝

اور ہماری توبہ قبول فرما۔ بیشک توبہ قبول کرنے والا مہربان تو ہی ہے۔

اللَّهُمَّ

اے اللہ

بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا

تیرے ہی نام سے ہم نے صبح کی تیرے ہی نام سے شام کی

وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ

تیرے ہی نام سے جیتتے ہیں تیرے ہی نام پر مرے گے

وَالَيْكَ الْمَصِيرُ ۝

اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے

اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا

اپنی ہمیں عطا فرما

لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ

لذتِ نظر اپنے روتے مبارک کی اور شوق اپنی مُلاقات کا

اللَّهُمَّ

اے اللہ

أَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا ۖ وَأَرِزُقْنَا اتِّبَاعَهُ ۖ

ہمیں حق کو دکھا اور اُس کی اتباع نصیب فرما

وَأَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا ۖ وَأَرِزُقْنَا جِدَّتَنَا يَهُ ۖ

اور ہمیں باطل کو باطل دکھا اور باطل سے بچنے کی توفیق دے

اللَّهُمَّ أَرِنَا حَقَّ الْأَشْيَاءِ كَمَا هِيَ ۖ

اے اللہ! ہمیں چیزوں کی اصلیت دکھا دے جیسی کہ وہ ہیں۔

تَوْفِقًا مُسْلِمِينَ وَالْحَقَّنَا بِالصَّالِحِينَ ۖ

اور ہمیں مسلمان کر کے مار اور ہمیں نیکوں کے ساتھ شامل کر دے۔

وَادْفَعْ عَنَّا شَرَّ الظَّالِمِينَ ۖ

اور ہم سے دفع کر ظالموں کا شر

فِي دُعَاءِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ

مومنین کی دعاؤں میں

نَوْمَةِ الْغَفْلِينَ ۖ

اور ہمیں جگادے غافلانہ نیند سے

وَأَرِزُقْنَا شَفَاعَةَ

اور ہمیں نصیب فرما شفاعت

سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ۖ

پیغمبروں کے سردار کی

وَادْخُلْنَا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ آمِنِينَ

اور ہمیں داخل فرما جنت میں سلامتی و امن کے ساتھ

وَاحْشُرْنَا مَعَ الْمُتَّقِينَ

اور ہمارا حشر فرما متقیوں کے ساتھ

وَخَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ

اور ہمیں دوزخ سے بچا

يَا حَسْبُكَ يَا حَسْبُكَ يَا حَسْبُكَ

اے پناہ دینے والے اے پناہ دینے والے اے پناہ دینے والے

وَقِنَّا رَبَّنَا قَضَيْتَ لَنَا

اور ہمیں اے ہمارے رب اس امر کی بُرائی سے بچا جو ہمارے مُقدِّرین

وَقِنَّا عَذَابَ النَّارِ

اور ہمیں عذابِ جہنم سے بچا۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا سَيِّئَاتِنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اے اللہ بخش دے اُمت کو ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی۔

اللَّهُمَّ ارْحَمْنَا سَيِّئَاتِنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اے اللہ اُمت پر رحم فرما ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی۔

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی۔

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی۔

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی۔

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی۔

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی۔

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی۔

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی۔

اللَّهُمَّ انصُرْ أُمَّةَ

اے اللہ امت کو نصرت دے

اللَّهُمَّ افْتَحْ لَنَا

اے اللہ امت کو فتح دے

اللَّهُمَّ اصْلِحْ أُمَّةَ

اے اللہ امت کو نیک کر

اللَّهُمَّ فَرِّجْ عَنَّا

اے اللہ امت کی مشکلات دور فرما

اللَّهُمَّ كَرِّمْنَا

اے اللہ امت پر کرم فرما

اللَّهُمَّ عَظِّمْنَا

اے اللہ امت کی تعظیم فرما

اللَّهُمَّ تَجَاوَزْ عَنَّا

اے اللہ امت کی خطاؤں سے درگزر فرما

اللَّهُمَّ

اے اللہ

تُبُّ عَلَيْنَا

ہماری توبہ قبول فرما

أَمِنَّا

ہمیں بڈر بنا دے

دَلَّسْنَا

ہمیں راہ دکھا

أَغْرَيْنَا

ہماری فریاد کو پہنچ

لَا تَقْطَعُ

نہ توڑ

رَجَاءَنَا

ہماری آس

أَرْحَمْنَا

ہم پر رحم فرما

أَهْدِنَا

ہمیں راہ بتا

يَا حَبِيبَ التَّوَّابِينَ

اے توبہ کرنے والوں کے دوست

وَيَا أَمَانَ الْخَائِفِينَ

اے ڈرنے والوں کو بے خوف کرنے والے

وَيَا دَلِيلَ التَّحِيرِينَ

اے بھٹکے ہوؤں کے رہنما

وَيَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ

اے فریادیوں کے فریاد رس

وَيَا رَجَاءَ الْمُنْقَطِعِينَ

اے ناامیدوں کی اُمیدگاہ

رَجَاءَنَا

ہماری آس

وَيَا أَرْحَمَ الْعَاصِينَ

اے گناہگاروں پر رحم فرمانے والے

وَيَا هَادِيَ الْمُضِلِّينَ

اے بھٹکے ہوؤں کو راہ بتانے والے

وَيَا غَافِرَ الْمُنِيبِينَ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَ

اور اے خطاکاروں کو معاف کرنے والے ہمیں معاف فرما ہمارے گناہ اور

كُفْرَنَا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ ۝

ہماری بُرائیاں مٹا دے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ موت دے۔

اللَّهُمَّ اسْرِ عيوبنا اللَّهُمَّ اغْفِرْ ذُنُوبَنَا

اے اللہ! ہمارے عیبوں کو چھپالے اے اللہ! ہمارے گناہ بخش دے۔

اللَّهُمَّ احْفَظْ قلوبنا اللَّهُمَّ اشْحِصْ صُدُورَنَا

اے اللہ! ہمارے دلوں کی حفاظت کر اے اللہ! ہمارے سینے کھول دے۔

اللَّهُمَّ نَوِّرْ قبورنا اللَّهُمَّ بَيِّضْ وِجْهَنَا

اے اللہ! ہماری قبریں روشن فرما۔ اے اللہ! ہمارے چہرے روشن کر

اللَّهُمَّ لَيِّسْ أُمُورنا اللَّهُمَّ حَصِّلْ مَرادنا

اے اللہ! ہمارے کام آسان فرما۔ اے اللہ! ہماری مُراد حاصل ہو۔

اللَّهُمَّ تَقْصِرْ نَفْسنا اللَّهُمَّ نَجِّنَا مِمَّا نَخَافُ

اے اللہ! ہمارے قصور معاف فرما۔ اے اللہ! جس ہمیں ڈر لگتا ہے اس سے بچا

يَا خَفِيَّ الْأَلْطَافِ وَيَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ

اے پوشیدہ مہربانیوں والے! اور اے وسیع بخشش والے!

اللَّهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ الْعِلَّةِ

اے اللہ ہمیں محفوظ فرما بیماری سے

فِي الْغُرْبَةِ

غُرْبَتِ
کی

وَمِنَ الْمَذَلَّةِ عِنْدَ الشَّيْبَةِ

اور ذلت سے بڑھاپے میں

وَمِنَ الْفَضِيحَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اور رُسوائی سے قیامت کے دن

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدِنَا وَلِمَشَائِخِنَا

اے اللہ! ہمیں بخش دے اور ہمارے ماں باپ کو اور ہمارے بزرگوں کو،

وَلِاسْتَاذِينَا وَلِاصْحَابِنَا وَلِحَبَابِنَا

اور ہمارے اُستادوں کو اور ہمارے دوستوں کو اور ہمارے پیاروں کو

وَلِعَشَائِرِنَا وَلِقَبَائِلِنَا وَلِمَنْ لَنَا

اور ہمارے رشتہ داروں کو اور ہمارے قبیلے والوں کو اور جس جس کا

حَقٌّ عَلَيْنَا وَلِجَمِيعِ أُمَّةٍ سَيِّدِنَا

ہم پر حق ہے اور ہمارے سردار (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی

مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

ساری اُمت کی مغفرت فرما۔ ان پر صلوة و سلام ہو۔

وَقِنَّا رَبَّنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ لَنَا

اے ہمارے رب وہ جو ہمارے لئے مُقَدَّر ہو چکی ہے اس کے شر سے بچا۔

وَقِنَّا عَذَابَ النَّارِ وَقِنَّا عَذَابَ الْقَبْرِ

اور ہمیں عذاب جہنم سے بچا۔ اور ہمیں قبر کے عذاب سے بچا۔

وَقِنَّا عَذَابَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

اور ہمیں قیامت کے دن کے عذاب سے بچا۔

وَاحْشُرْنَا مَعَ الْمُتَّقِينَ وَالْأَبْرَارِ

اور (قیامت کے روز) ہمیں پرہیزگاروں اور نیکوں کے ساتھ اُٹھانا۔

اللَّهُمَّ

اے اللہ

بِحُرْمَةِ هَذِهِ الْأُورَادِ الْفَتْحِيَّةِ

اس اورادِ فتحیہ کے طفیل

افْتَحْ لَنَا أَبْوَابَ الْعِنَايَاتِ وَالْكَرَامَةِ

ہم پر کھول دے دروازے عنایتوں اور بخششوں کے

وَوَفَّقْنَا لِمَطَاعَاتِ وَالْعِبَادَاتِ

اور ہمیں توفیق دے اپنی اطاعت اور عبادت کی

وَاحْفَظْنَا مِنَ الْأَفَاتِ وَالْبَلِيَّاتِ

اور ہمیں حفاظت میں رکھے آفتوں اور بلاؤں سے

وَبَارِكْ لَنَا فِي الرِّزْقِ وَالْحَسَنَاتِ

اور برکت عطا فرما ہمارے رزق اور نیکیوں میں

اللَّهُمَّ احْفَظْنَا

اے اللہ ہمیں بچا

يَافِيَاضُ مِنْ جَمِيعِ الْبَلَايَا وَالْأَمْرَاضِ

اے فیاض ہمیں بچا تمام بلاؤں اور بیماریوں سے

وَصَلِّ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا

اور اللہ تعالیٰ کا دُرُود اس کی بہترین مخلوق، ہمارے سردار (حضرت)

مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کی تمام آل اور اصحاب پر۔

بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

تیری (خاص) رحمت کے ساتھ اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

ملنے کے پتے

- لاہور — (ا) ڈاکٹر رضوان احمد ملک
ڈاکٹر نعمان احمد ملک
الرمضان، ۲۰، بی نیو مسلم ٹاؤن ○ لاہور
- (ب) سادات ہمدانیہ کونسل پاکستان
معرفت فیض الرحمان ہمدانی، منصورہ، ملتان روڈ ○ لاہور
- راولپنڈی — صدیق راغی
۹۳۱، ڈھوک حیات، سیٹلائٹ ٹاؤن ○ راولپنڈی
- ملتان — پروفیسر شکیل الرحمان قریشی
شعبہ کیمسٹری، گورنمنٹ کالج ○ ملتان
- بہاول پور — پروفیسر ڈاکٹر اے آر ہمدانی
سابق پرنسپل قائد اعظم میڈیکل کالج ○ بہاول پور

یاد دہائیں اور حوالے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرمضان فاؤنڈیشن ٹرسٹ جھنگ صدر کاشن

کہتے ہیں کہ جب فرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو زندہ جلانے کے لیے ایک نہایت ہیہیت ناک آگ کا لاؤروشن کیا تو چشم فلک نے دیکھا کہ ایک ٹخسا ابابیل ایسی چوڑی میں دو تین قطرے پانی کے لئے بڑے اضطرار کے عالم میں اُس ہیہیت ناک آگ کی طرف اڑا جا رہا ہے۔ کسی نے پوچھا یہاں اتنی بے تابی کے ساتھ کہاں کا ارادہ ہے؟ بولا: "فرود کی آگ بجھانے جا رہا ہوں۔" کہا: "اے نا اہم پرندے کیا پانی کے یہ چند قطرے جو تھاری چوڑی میں ہیں، فرود کی آگ سرد کر دیں گے؟" ٹخسا ابابیل بولا: "مجھے معلوم ہے کہ میری یہ کمرور سعی اس سلسلے میں کچھ بھی کام نہ لے گی۔ لیکن میں اتنا ضرور جانتا ہوں کہ جب فرود کی آگ بجھانے والوں کی فہرست بنائی جائے گی تو اس میں میرا نام بھی ضرور شامل کیا جائے گا۔"

انسانی نفرتوں کے باطل الاؤ کو بجھانے اور مجنتوں کے جہانِ نور تسمیہ کرنے کا
الرمضان فاؤنڈیشن ٹرسٹ نے عزم کیا ہے۔

الرمضان فاؤنڈیشن ٹرسٹ کی یہ حقیر سعی روایتی ٹخسے ابابیل کی سعی سے کچھ بھی زیادہ نہیں۔ لیکن جذبہ وہی ہے جو ٹخسے ابابیل کے دل بے تاب میں تھا۔

یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنی توفیق کے مطابق باطل الاؤ کو سرد کرنے

کا جذبہ۔

ISBN 969-503-135-8

ناشران و تاجران کتبا
الفیصل
اردو بازار لاہور